

- 59 (۱۰) چلتے چلتے دو سیکنڈ میں تین سو نیکیاں
 64 (۱۱) ایک آدھ منٹ کے عمل سے ایک نماز کا ثواب ستر نمازوں کے برابر
 (۱۲) بازار میں چلتے چلتے جنت اور دس لاکھ نیکیاں اور دس لاکھ
 68 گناہ معاف اور جنت میں محل
 71 (۱۳) (۱) ایک منٹ میں دعا قبول (۲) اور ایک منٹ میں جنت
 73 (۱۴) ۱۵ سیکنڈ میں دعا قبول اور نماز پڑھی تو نماز قبول
 76 (۱۵) دس سیکنڈ کی دعا میں قرآن وحدیث کی تمام دعائیں مانگ لیجئے
 78 (۱۶) آدھے منٹ میں صبح سے لیکر اجابت کے وقت تک کی عبادت کا ثواب
 82 (۱۷) صرف چار منٹ کا عمل اور قیامت کے دن اس سے افضل کوئی نہیں
 83 (۱۸) جنت واجب اور پانچ سیکنڈ میں جنت کے آٹھوں دروازے کھولنے
 87 (۱۹) ایک منٹ میں بڑے بڑے صدقات و خیرات کے برابر ثواب
 89 (۲۰) صرف دس سیکنڈ میں اہل جنت بنئے
 92 (۲۱) صرف پندرہ سیکنڈ کا عمل اور مرتے ہی جنت :
 94 (۲۲) پانچ سیکنڈ میں تمام گناہ بخشوائیے
 95 (۲۳) واہ جی واہ! بار اے اللہ کہنے سے اللہ راضی
 98 (۲۴) ایک بار تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹانے پر جنت
 100 (۲۵) مصافحہ کرنے پر بخشش
 102 (۲۶) -جمہے سے سر اٹھانے سے پہلے بہشت
 108 (۲۷) ایک منٹ میں اللہ کی ۵۰۰ صورتوں کا نزول
 113 تحریج الا حادیث السابقہ

- 3
 9
 28
 28
 29
 30
 31
 32
 34
 35
 36
 39
 42
 44
 46
 48
 51
 54
 56

- مقدمہ
 انسان کی ۶۳ سالہ زندگی کا تجزیہ
 چند نصیحت آموز باتیں
 فرمان الہی ہے ذرا غور کریں
 کیا ایسا شخص بد بخت نہیں؟
 ----- مگر یہ ممکن نہیں
 یہ بیماری بیویاں اور لاڈلے بیٹے
 دو چیزوں کا ذکر ایک سے افضل ہے
 ذرا سنبھلیے ورنہ وہ سچھے پھل کے رکھ دے گی
 وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ خطرناک ہے
 (۱) ایک رات (30 ہزار 215) راتوں سے بہتر
 (۲) ایک منٹ میں ۴۴ قرآن پڑھنے کا ثواب
 (۳) ایک منٹ میں (۷۳۲۰) نیکیاں
 (۴) دو سیکنڈ کے عمل سے کروڑوں نیکیاں
 (۵) دس سیکنڈ میں چالیس ہزار نیکیاں
 (۶) صرف ۴ منٹ کا عمل اور آج اس آدمی سے افضل کوئی نہیں مگر...
 (۷) دو تین منٹ میں سو حج کا ثواب
 (۸) ایک منٹ میں ایک ہزار نیکی اور ایک ہزار گناہ معاف
 (۹) دو تین منٹ میں (۳۶۰۰) نیکیاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلاة والسلام علی رسولہ الکریم اما بعد:
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿وَالْوِزْنَ یَوْمَئِذٍ الْحَقُّ فَمَنْ
ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهُ فَاُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ، وَمَنْ
خَفَّتْ مَوَازِیْنُهُ فَاُولٰئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوا اَنْفُسَهُمْ
بِمَا کَانُوا بِآیَاتِنَا یَظْلِمُونَ﴾ (الأعراف 8-9) .

یعنی اعمال کا وزن ہونا برحق ہے۔ پھر جس کے وزن
بھاری ہوئے سو وہی ہیں نجات پانے والے (یعنی جنت میں
جانے والے)، اور جس کے وزن ہلکے ہوئے، سو وہی لوگ
ہیں جنہوں نے اپنا نقصان کیا (یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو پکڑے
جائیں گے) اس واسطے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے
اپنے بندے پر اللہ کے رحم و کرم اور تلافی کی حد ہوگئی
کہ اسے ایک ہی نیکی پر دس نیکیاں دینے کا وعدہ کیا اور فرمایا
﴿فَمَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا، وَمَنْ جَاءَ

انسان خطا کا پتلا ہے۔ اس کتاب میں جو کوئی غلطی یا خطا ہوگئی
ہے۔ وہ میری طرف سے ہے یا شیطان کی طرف سے ہے۔
قارئین سے التماس ہے کہ وہ خیر خواہی کے جذبے سے کام
لیتے ہوئے درگزر فرمائیں اور اصلاح فرمائیں کوئی شخص بھی
پداکشی عالم نہیں ہوتا اور ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے
مؤلف

یوسف نازک کیٹ، غزنی سٹریٹ
مکتبہ خلیفہ
اُردو بازار لاہور فون: 7321118



نزدیک (اسکے لئے) ایک مکمل نیکی لکھتا ہے۔ اور اگر نیکی کا قصد کرے اور (پھر) نیکی بھی کرے اس کے بدلے اپنے پاس دس نیکیوں سے لیکر سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے برائی کا قصد کیا اور برائی نہ کی (تلف اور کرم کی حد یہ ہے کہ) اسپر بھی اپنے پاس ایک نیکی لکھ دیتا۔ اور اگر قصد کیا اس برائی کا اور اس برائی کو کر گذرا تو (دس برائیاں نہیں بلکہ) اس کے بدلے ایک (ہی) برائی لکھتا ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم کافی المشكاة باب رحمة اللہ)۔

اور یہ اللہ کے تطف اور کرم کی حد نہیں تو اور کیا ہے کہ وہ بندے کے معمولی سے عمل پر نیکیوں کے پہاڑ بنا ڈالتے ہیں اور ایک یا دو بول بولنے سے ہی راضی ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ آپ اس کتابچہ میں پڑھیں گے کہ وہ تو اپنے بندے کے دوہی بار (الحمد للہ) کہنے سے راضی ہو جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دو بار (الحمد للہ) کہنے سے راضی ہو جائے تو کتنا سستا سوا ہے یا رو! کہ سوا بھی اور ثواب بھی۔

بالسینة فلا يُجزى إلا مثلها وهم لا يظلمون ﴿
 (الأنعام : 160) (یعنی جس نے ایک نیکی کمائی تو کم از کم ویسی دس نیکیوں کا ثواب ملے گا، زائد کی کوئی حد نہیں ﴿واللہ یضاعف لمن یشاء﴾ (اللہ تعالیٰ جسکے لئے جتنا) چاہیں بڑھا سکتے ہیں)۔ اور جو ایک بدی کا مرتکب ہو تو ویسی ایک بدی کی جو سزا مقرر ہے اس سے آگے نہ بڑھیں گے، تخفیف کر دیں یا بالکل ہی معاف فرما دیں یہ (اللہ کو) اختیار ہے، پھر جہاں و فور رحمت کی یہ کیفیت ہو وہاں ظلم کا کیا امکان ہے (از تفسیر عثمانی)۔

دیکھئے تو ذرا! اپنے بندے پر اللہ کے رحم و کرم اور تطف کی حد نہیں ہو گئی تو اور کیا ہے؟ کہ کچھ نہ کرنے پر بھی اسکے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھی جا رہی ہیں: اسی کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (فمن هم بحسنة فلم يعملها، كتب الله له عنده حسنة كاملة... الحدیث) بس جو شخص (صرف) نیکی کا ارادہ کرے، اور نیکی نہ (بھی) کرے، تو اللہ اپنے

درکار ہے مگر نیکیوں کے ایسے انبار لگ جاتے ہیں کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

آیت شریفہ میں مذکور وعدہ کے مطابق ہم ایک نیکی کو دس سے ضرب دیکر ایک دن، ایک ماہ، ایک سال اور 20 سال کی نیکیوں کا حاصل ضرب نکالیں گے۔ (یعنی ایک آدمی اگر ایک نیکی کو 20 سال مسلسل کرتا رہے تو اس عرصہ میں اسکی نیکیوں کا عدد کیا بنے گا؟) انسان کی 20 سال کی اوسط عمر ہم نے نبی کریم ﷺ کے اس فرمان کی روشنی میں اختیار کی ہے جس میں انہوں نے فرمایا (أَعْلَدُ اللّٰهَ اِلٰی اَمْرٍیْ اٰخِرٍ اَجَلُهُ حَتّٰی بَلَغَهُ سِتِّیْنَ سَنَةً) (رواہ البخاری کما فی المشکاة رقم 5272 باب الأمل والحرص)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا عذر دور کر دیا جس کی موت کو موخر کر کے ساٹھ برس تک اس کی عمر کر دی)۔ (یاد رہے کہ ساٹھ سال کا اوسط 20 سال ہوتا ہے)۔

جن دنیا داروں کے پاس اللہ کی یاد اور اسکی عبادت کے

مگر دوستو! اس سب کچھ کے باوجود اس بات کو مت بھولو کہ اس نے ہمیں یہ خبر بھی سنا دی ہے ﴿وَتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ لِاَمَلٰتِنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ﴾ (ہود: 119) کہ تیرے رب کی (یہ) بات طے شدہ ہے کہ دوزخ کو جنوں اور آدمیوں سے اکٹھے ضرور بھروں گا)

بس تو جہنم میں داخلے کے بہت سے اسباب ہیں ایک سبب نیکیوں کے عدد اور وزن کا قیامت کے دن ترازو میں کم ہونا ہے جیسے کہ شروع میں گذر چکا۔ اسی طرح جنت میں داخلے کے بہت سے اسباب ہیں۔ ان سبب کا احاطہ اس کتابچہ میں ممکن نہیں۔ ان اسباب میں سے ایک سبب نیکیوں کے عدد اور وزن کا زیادہ ہونا ہے۔ بس نیکیوں میں زیادتی جنت میں جانے کا سبب ہے۔ اور برائیوں میں زیادتی جہنم میں جانے کا سبب ہے۔ (نعوذ باللہ من عذاب النار)۔

ہم نے اپنے اس کتابچے میں چند ایسی احادیث جمع کی ہیں جن پر عمل کے لئے بالکل ہی معمولی سی محنت اور وقت

انسان کی 63 سالہ زندگی کا تجزیہ

موجودہ دور میں عام انسان کی زندگی کا اگر تجزیہ کیا جائے تو اس کی اصل اور حقیقی زندگی صرف 3 سال کے لگ بھگ بنتی ہے (حقیقی زندگی سے ہماری مراد انسان کی وہ زندگی ہے جس کے لئے اسکو پیدا کیا گیا۔ اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت) انسان کی حقیقی زندگی صرف تین سال ہے؟ آئیے تو ہم اپنی اس زندگی کا تجزیہ کر کے دیکھیں کہ یہ بات کس حد تک درست ہے؟

ہاں! تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (میری امت کی عمر (60) برس سے (70) برس تک ہے)۔ (رواہ الترمذی وقال: ہذا حدیث غریب کما فی المشکاۃ رقم: 5279)۔

اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا: (میری امت کی عمریں ساٹھ اور ستر برس کے درمیان ہیں، اور امت میں

لئے بالکل وقت نہیں۔ یہ کتابچہ ہم نے خصوصاً انہی حضرات کے لئے اور عموماً سب مسلمانوں کے لئے لکھا ہے۔ اس میں ہم نے ایسے اعمال جمع کئے ہیں جن کو کرنے میں دو چار منٹ یا سیکنڈ دو سیکنڈ ہی لگتے ہیں مگر ان سے لاکھوں اور کروڑوں نیکیاں بن جاتی ہیں۔

اور ہم نے اس کتابچہ میں اعمال سے متعلقہ جو احادیث بیان کی ہیں وہ سب کی سب حسن یا صحیح کے درجہ کی ہیں کوئی ضعیف حدیث ان میں نہیں ہے۔ (والحمد للہ علیٰ ذلک)۔

بس بخیل، مسکین اور بد بخت ہے وہ شخص جو اپنے نفس سے اپنے ہی نفس کے فائدے کے لئے (دن اور رات کے (1440) منٹوں میں سے چند منٹ بھی اللہ کی یاد اور فرانس کی ادائیگی کیلئے نہیں لے سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو ایسے نفس کے شر سے محفوظ فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

سبحان ربك رب العزة عما يصفون و سلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین (أبو طلحة)

بہت ہی کم لوگ ایسے ہیں جو 60 یا 70 برس) سے تجاوز کرتے ہیں
(رواہ الترمذی وابن ماجہ کما فی المشکاۃ رقم 5280 و اسنادہ حسن)۔

موجودہ دور میں انسان کی اوسط عمر 40 سے 50 برس کے درمیان ہے۔ فرض کیجئے کہ انسان کی کل عمر بجائے 40 یا 50 کے 63 برس ہے کیونکہ ہمارے نبی ﷺ کی عمر مبارک 63 برس ہوئی ہے۔ ان 63 برس کو میں اور آپ کیسے گزارتے ہیں؟ بس مذکورہ بحث سے اسی چیز کا احساس دلانا مقصد ہے کہ ہم جیسے دنیا داروں کی 63 سالہ یہ زندگی کیسے گزرتی ہے؟

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ انٹرنیشنل قانون یہ ہے کہ آدمی روزانہ 8 گھنٹے ڈیوٹی دیتا ہے۔ اور ایک دن اور رات میں کل 24 گھنٹے ہوتے ہیں۔ اس حساب سے آدمی ایک دن میں اگر 8 گھنٹے روزانہ ڈیوٹی دے تو 63 سال میں 21 سال کا عرصہ وہ سروس میں گزار دیتا ہے۔

اسی طرح ڈاکٹری اصول کے مطابق صحت کو بحال رکھنے

کے لیے 8 گھنٹے سونا ضروری ہے۔ بس اگر انسان 8 گھنٹے روزانہ سوائے تو 63 سال میں 21 سال آدمی سو کر گزار دیتا ہے۔ اس طرح میں اور آپ 63 برس میں سے $21+21=42$ سال صرف اس نفس پروری کے لیے سروس اور نیند میں گزار دیتے ہیں۔ ہماری اس 63 سالہ زندگی میں سے 42 سال جو کام اور نیند میں گزر گئے اس کے بعد میرے اور آپ کے پاس زندگی کے 21 سال باقی رہ گئے۔

اور یہ بات بھی سب کو معلوم ہے کہ زندگی کے 12 یا 13 سال یعنی بالغ ہونے تک بچہ شریعت کا مکلف نہیں ہوتا۔ یعنی نماز روزہ حج زکاۃ وغیرہ بالغ ہونے تک اگر ادا نہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس پر مواخذہ نہ ہوگا۔ اور سب کو معلوم ہے کہ زندگی کے یہ 12 یا 13 سال بچہ کھیل کود ہی میں گزار دیتا ہے اور سب گھر والے اور عزیز و اقارب بچے کو کھلونوں کے ساتھ بہلاتے پھلاتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے رنگ رنگ کے تحائف اور کھلونے خرید کر لاتے

سے یہ وہ 53 سال ہیں جو اس نے صرف کھیل کود، سروس اور نیند ہی میں گزار دیئے۔ اور 53 سال کی اس زندگی میں انسان نے اپنے پالن ہار کی کچھ بھی عبادت نہیں کی حالانکہ اسکو عبادت ہی کیلئے پیدا کیا گیا تھا۔ بلکہ زندگی کے یہ 53 برس انسان نے صرف اپنی ہی تن پروری میں گزار دیئے۔ اور جس مقصد عبادت کے لئے اسکو اور جنات کو پیدا کیا گیا تھا سب سے زیادہ اسی مقصد میں کوتاہی کا مرتکب ہوا (الا ماشاء اللہ)۔

53 برس عبادت کے بغیر گزارنے کے بعد میری اور آپ کی زندگی کے 10 سال باقی رہ جاتے ہیں۔ اب ذرا غور فرمائیے اور سوچئے کہ کیا باقی ماندہ زندگی کے یہ دس سال ہم نمازیں پڑھنے یا دیگر عبادات میں گزارتے ہیں؟ نہیں جناب عالی ایسا بالکل نہیں ہے۔ بلکہ ہم میں سے اکثر تو بے نماز ہی جیتے اور بے نماز ہی مرتے ہیں (الا ماشاء اللہ) اسی کے متعلق تو علامہ اقبال رحمہ اللہ نے ایک موقع پر کہا تھا:

مسجد تو بنالی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پانی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

رہتے ہیں۔ اسی کو خواجہ عزیز الحسن مجذوب فرماتے ہیں:
جو کھیلوں میں تو نے لڑکپن گنویا
تو بد مستیوں میں جوانی گنوائی
جو اب غفلتوں میں بڑھا پا گنویا
تو بس یہ سمجھ زندگانی گنوائی
اور ایک دوسرے موقع پر خواجہ صاحب فرماتے ہیں:

تھے پہلے بچپن نے برسوں کھلایا
جوانی نے پھر تجھ کو مجنوں بنایا
بڑھا پے نے پھر آ کے کیا کیا ستایا
اجل تیرا کر دے گی بالکل صفایا
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

بہر حال انسانی زندگی کے یہ 13 برس بھی کھیل کود اور لڑکپن میں گزر جاتے ہیں۔ 42 میں 13 سال بچپن کے جمع کئے تو کل 53 سال ہو گئے۔ بس انسان کی 63 سالہ زندگی میں

اور ایک دوسرے موقعہ پر یوں گویا ہیں:

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے

ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے

تو سنئے باقی ماندہ اس (10) سالہ زندگی کو ہم کھانے پینے

ادھر ادھر آنے جانے، بیوی بچوں کے ساتھ کھینے، عزیز رشتہ

داروں اور دوستوں کو ملنے ملانے یا نمازی لوگ اس کے علاوہ

کچھ وقت نماز وغیرہ پڑھنے میں صرف کرتے ہیں۔ مگر بے

نماز (اور بقول اقبال) پرانے پاپی کے یہ دس سال بھی نماز نہ

پڑھنے کی وجہ سے تن پروری اور پاپ ہی میں گزر جاتے ہیں۔

اور وہ اس طرح کہ دس برس کے اندر بچے سے پکا

نمازی اگر روزانہ پانچ نمازیں پابندی سے ادا کرے تو 24

گھنٹوں میں ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ روزانہ کی عبادت یعنی پانچ

نمازیں پڑھنے میں صرف کرتا ہے۔

میرے دوستو! ہم نے تو اپنی اوسطاً 63 سالہ زندگی کا

تجزیہ کیا (آپ بھی حساب لگائیں اور تجزیہ کر کے دیکھ لیں)

کہ اگر ایک بچے سے پکا نمازی روزانہ ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ پانچ

نمازیں پڑھنے میں صرف کرتا ہے تو 63 برس میں صرف

(2 سال 7 ماہ اور 15 دن) کی مدت اس کی اللہ تعالیٰ کی

بندگی یعنی نماز پڑھنے میں صرف ہوتی ہے۔ اب آپ اندازہ

لگائیں کہ 63 برس میں ایک پکا نمازی اور دیندار آدمی اپنے

اُس رب کو کتنا وقت دیتا ہے جس نے اسے صوف اور صرف

اپنی عبادت ہی کے واسطے پیدا کیا؟ اور اپنی تن پروری کے

لئے کتنا وقت صرف کرتا ہے؟

انسان کی اس انتہائی غفلت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے

اس کے آگے پیچھے، اوپر نیچے، دائیں بائیں اپنی نعمتوں کے

جال بچھا رکھے ہیں۔

دوستو! کیا ہم سب رات اور دن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

سے لطف اندوز نہیں ہو رہے؟ یاد رکھو اگر تم سو بھی رہے ہو تو

جب بھی تم سر اپنا اللہ کی نعمتوں میں مست ہو۔ نیند کا آنا اور پھر

اس سے ہماری رات یا دن بھر کی تھکان کو (ہماری بد مستیوں

فخص بھی علاج معالجے کے ذریعے مجھے میری نیند واپس دلا دے میں اسکو دو لاکھ سعودی ریال (جو کہ پاکستانی 32 لاکھ روپیہ بنتا ہے) انعام دوں گی۔ یہ وہی نیند ہے جو آج اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری نافرمانیوں کے باوجود مفت میں دے رہا ہے۔ بلکہ رات کے وقت اپنی حکمتِ عملی سے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق: جانور، حیوان، چرند، پرند ہر ایک پر ایک ہی وقت (رات میں) یہ نیند جبراً مسلط کر دی۔ تاکہ خصوصاً میرے بندے اور عموماً میری دوسری مخلوق آرام کی نیند سو سکیں۔ اسلئے کہ اگر صرف ایک مخلوق پر نیند مسلط کر دی جاتی اور دوسرے کو چھوڑ دیا جاتا تو انسان نہ رات سو سکتا اور نہ ہی دن میں آرام کر پاتا۔

ہب ذرا غور فرمائیے کیا یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ ایسے محسن نے ہمیں جس مقصد کے لئے پیدا کیا ہم اسی مقصد کی بجائے آوری میں کوتاہی کرنے لگیں؟ اور 63 برس میں 53 سال اپنی تن پروری میں لگا دیں۔ اور صرف 2 یا 3 سال میں (معاذ اللہ) اس ربِ عظیم کو ٹر خا کر اس جنت کی امیدیں

اور نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کا نیند کے ذریعے دور کر دینا کیا یہ کوئی معمولی نعمت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے تو انسان کے رات اور دن کے اس سونے کو اپنی یادگاروں میں سے ایک یادگار اور نشانی بیان کیا ہے۔ اسی کو سورت روم آیت نمبر 23 میں فرمایا: ﴿وَمَنْ آتَاكَ مَنَاكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُسْمَعُونَ﴾ ترجمہ: (اور اس کی نشانیوں (یادگاروں میں) سے ہے تمہارا سونا رات اور دن میں، اور تلاش کرنا اس کے فضل (روزی کو) اس میں بہت پتے ہیں ان کو جو (بات کو) سنتے (اور اس کو محفوظ رکھتے) ہیں۔ (روم: 23)۔

● ابھی گزستہ دنوں مئی (2001) کے آخری ہفتے (اردو نیوز جہ) کے اخبار میں پڑھا تھا کہ ایک خاتون جس کو دو برس سے بالکل نیند نہیں آرہی۔ اور نیند کے حصول کی خاطر امریکہ انگلینڈ مصر وغیرہ میں علاج معالجے کے تمام جتن پورے کرنے کرانے کے بعد اس نے اخبار میں اعلان کیا ہے کہ جو

باندھیں جسکے متعلق سورت الحدید آیت نمبر 21 میں فرمایا ﴿عرضہا کعرض السماء والأرض﴾ کہ جس کا عرض اور پھیلاؤ آسمان اور زمین کے عرض اور پھیلاؤ کے برابر ہے۔ (یعنی آسمان اور زمین دونوں کو اگر ملا کر رکھا جائے تو اس کی برابر جنت کا عرض ہوگا۔ طول کتنا ہوگا؟ یہ اللہ ہی جانے (تفسیر عثمانی)۔

ایسی جنت کے حصول کی خاطر آیت مذکورہ میں اللہ تعالیٰ تو یہ فرمائیں کہ: (دوڑو اپنے رب کی معافی کی طرف اور اس بہشت کی طرف کہ جس کا عرض اور پھیلاؤ آسمان اور زمین کے عرض اور پھیلاؤ کے برابر ہے) مگر انسان دوڑنے کی بجائے جنت کے حصول کی خاطر اس کی طرف چلنا بھی گوارا نہ کرے اور 63 برس کی زندگی میں سے صرف دو یا تین سال اللہ کی عبادت میں لگا کر ایسی لمبی چوڑی جنت کے حصول کی امیدیں باندھے۔ تو کیا یہ احمقانہ حرکت نہیں؟

حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اصل بات یہ

ہے کہ حرص اور شہوت نے چاروں طرف ہمیں گھیر رکھا ہے۔ طبیعت آرام پسند ہے۔ خواہش ہوتی ہے کہ اسباب نعم و تملذ جمع ہوں۔ دین و اسلام کا نام بطور امتیاز و شعاری قومی کے باقی رہے۔ باقی نماز کس کی؟ روزہ کس کا؟ بلکہ ان احکام ماننے والوں کے ساتھ استخفاف و استہزا سے پیش آتے ہیں۔ صاحبو یہ کیسا دین ہے؟ ﴿قل بنسما یا امرکم بہ ایمانکم ان کنتم مؤمنین﴾ (ایسا ایمان ایمان کہلانے کا حقدار نہیں)۔

کسی کو یہ شبہ نہ رہے کہ میں تحصیل دنیا سے منع کرتا ہوں یا اسکے اسباب اور وسائل مثلاً انگریزی پڑھنا، صنایع جدیدہ ایجاد کرنا وغیرہ کو حرام کہتا ہوں۔ بھلا بلا دلیل شرعی تعصبا اس پر حرمت کا فتویٰ دیکر اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے والا بننا کیسے پسند کروں گا؟ ہرگز یہ میرا مطلب نہیں ہے۔ خوب دنیا کماؤ، نوکری کرو، اس کے وسائل بہم پہنچاؤ، بلکہ ظاہری اطمینان اکثر باطنی اطمینان کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اس لئے کہ جس کی

3 سال کا جو عرصہ آپ اللہ کی یاد اور اسکی عبادت میں گزارتے ہیں۔ بس یہی آپ کی اصل اور حقیقی زندگی ہے۔

اس بات کو اس طرح سمجھئے کہ جیسے کسی انسان کی ڈیوٹی اگر آٹھ گھنٹے روزانہ ہو۔ اب اگر وہ آٹھ گھنٹے امانت اور دیانت داری سے کام کرے گا تو یہ آٹھ گھنٹے اس کی اصل اور حقیقی ڈیوٹی شمار ہوگی۔ اور مالک سے اسکا پورا پورا معاوضہ وصول کرے گا۔ لیکن اگر ایک شخص ڈیوٹی پر تو حاضر ہوا۔ مگر اس نے آٹھ گھنٹے کی بجائے صرف ایک گھنٹہ امانت اور دیانتداری سے کام کیا اور باقی سات گھنٹے کا وقت آفس میں سوکر یا ادھر ادھر گھوم پھر کر گزار دیا۔ اور مالک کو اسکا پتہ چل گیا تو اسکی اصل اور حقیقی ڈیوٹی ایک گھنٹہ کاؤنٹ کی جائے گی اگرچہ اس نے آفس میں آٹھ گھنٹے ہی کیوں نہ گزارے ہوں اس لئے کہ اس کی اصل ڈیوٹی وہ ہے جو اس نے کام کیا اور وہ اسی کے معاوضہ کا مستحق ہے۔ اگر یہ شخص ایک گھنٹہ کام کر کے

آٹھ گھنٹے کی محنت کا مطالبہ کرے تو سب اس کو بیوقوف کہیں گے۔ اور مالک چاہے تو غصہ میں آکر اسکو گیٹ آؤٹ (Get Out) کا جملہ سنادے۔

دوستو! بس میری اور آپ کی اصل اور حقیقی زندگی وہی ہے جو اللہ کی یاد اور اسکی عبادت میں گزرے۔ اسلئے کہ انسان کی اصل ڈیوٹی عبادت ہے۔ بس جتنا وقت عبادت میں لگائے گا وہی اسکی اصل زندگی اور ڈیوٹی شمار ہوگی اگرچہ وہ دنیا میں ساٹھ ستر برس زندہ رہے۔ اب میری اور آپ کی اپنی مرضی ہے کہ ہم اپنی اس 63 سالہ زندگی کو اصلی اور حقیقی زندگی بنا لیں۔ یاد دو تین سال کو اصلی زندگی بنا لیں اور باقی ماندہ زندگی کو بگاڑ لیں۔ اللہ تعالیٰ کا اس سے کچھ نہیں بگڑے گا اور نہ ہی وہ کسی شخص کو زبردستی مناتا ہے۔ بلکہ وہ تو خود ہی سورت بقرہ آیت نمبر 256 میں فرماتا ہے: ﴿لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ﴾ کہ دین اسلام میں زبردستی نہیں ہے۔ بلکہ انسان کو اختیار دیتے ہوئے سورت کہف کی آیت نمبر 29 میں فرمایا:

﴿من شاء فليؤمن ومن شاء فليكفر﴾ انا اعتدنا
 لفظالمين نارا ﴿﴾ (بس جو کوئی چاہے بات کو مانے اور جو کوئی
 چاہے نہ مانے۔ ہم نے تو ظالموں کے واسطے آگ تیار کر رکھی
 ہے)۔ اسی آیت کی روشنی میں کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے:

در فیضِ محمد وا ہے آئے جسکا جی چاہے
 نہ آئے آتشِ دوزخ میں جائے جسکا جی چاہے
 ارے فرزندِ خدا کہتے ہو عیسیٰ کو
 تو داوا کون ہے ان کا بتائے جسکا جی چاہے؟

بس انسان کی اصل زندگی وہی ہے جو اللہ کی یاد اور اسکی
 عبادت میں گزر جائے۔ اسی کو خواجہ عزیز الحسن مجذوب نے
 یوں بیان کیا ہے :

مری زیست کا حال کیا پوچھتے ہو
 نہ پیری نہ طفلی نہ اس میں جوانی
 جو چند ساعتیں یادِ لہر میں گذریں
 وہی ہے وہی میری کل زندگانی

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: کہ دنیا
 ملعون ہے اور جو چیز اس دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے۔
 مگر عالم (مخض) اور اللہ کی یاد، اور وہ چیز جس کے ساتھ اللہ
 کی یاد لگی ہوئی ہو وہ ملعون نہیں ہے.... (الحديث رواه الطبرانی
 فی الأوسط ج 1 ص 122 باب فضل العالم والمتعلم ورواه
 الترمذی فی الزهد كما فی المشكاة كتاب الرقاق .

اس حدیث سے بھی پتہ چلا کہ جس چیز کے ساتھ اللہ
 کی یاد نہ لگی ہوئی ہو وہ ملعون اور اللہ کی رحمت سے دور ہے۔
 اور جو زندگی اللہ کی یاد سے غافل اور اسکی رحمت سے دور ہو
 بھلا وہ بھی کوئی زندگی ہے۔ بس آج ہم میں سے اکثر کا یہی
 حال ہے الا ماشاء اللہ.

ان تمام غفلتوں کے باوجود انسان پر اللہ کے تطف
 اور کرم کی حد ہو گئی کہ دنیاوی امور میں انسان کا انہماک اور
 آخرت سے اس کی غفلت کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ
 نے اس کے معمولی معمولی اعمال کا اجر و ثواب اتنا بڑھا دیا کہ

لوگوں کو سامنے رکھتے ہوئے کی ہے۔ (اور ہمارے اس معاشرے میں کتنے فیصد لوگ بکے نمازی ہیں یہ بات تو سب ہی کو معلوم ہے) اللہ والوں کی زندگی کی یہ تقسیم نہیں ہے۔ ان کا تو سونا جاگنا اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا مرنا جینا سب کا سب عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی زندگی نصیب فرمائے آمین۔

اس کتابچہ میں مذکورہ اعمال کے کرنے میں آپکا اخلاص اور اللہ کی رضا کا دھیان جتنا زیادہ ہوگا اتنا ہی اللہ کا قرب اور اعمال کی قبولیت میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا (ان شاء اللہ) اللہ تعالیٰ ہمیں ہر عمل میں اخلاص اور اپنے لاڈلے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کاملہ کی توفیق نصیب فرمائے آمین۔

ابو طلحہ



انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ ایک ایک کلمہ اور ایک ایک منٹ کے عمل پر اپنی بخشش اور رحمت کے دریا بہا دیئے۔ جیسا کہ آپ آئندہ اس رسالہ میں دیکھیں گے (ان شاء اللہ)۔

بس اسی طرح انسان کی عمر کے وہ تمام سال جو غفلت اور ہٹ دھرمی میں گذر گئے (جیسا کہ آپ نے اوپر دیکھا کہ 63 برس میں صرف 2 سے 3 سال کا عرصہ نمازی آدمی نمازی عبادت میں گزارتا ہے اور باقی 60 سال اپنی تن پروری میں) بس اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاصہ سے انسان کی عمر کے ایسے تمام کھاتے اور گھلے پورے کر دیتے ہیں جس میں اس نے کوتاہیاں اور اللہ کی نافرمانیاں کیں۔ جیسا کہ آپ اس کتابچہ میں اللہ تعالیٰ کی ایسی ہی حیران کن اور بے حد کرم نوازیوں کا اندازہ کریں (ان شاء اللہ)۔

ایک اہم بات ہاں یہ بات ضرور یاد رہے کہ 63 سالہ زندگی کی یہ تقسیم ہم نے اپنے معاشرہ کے عام

فرمانِ الہی ہے ذرا غور کریں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَلذْکُرْ اِنْ نَفَعْتَ الذِّکْرٰی سِیِّئًا کُفْرًا مِّنْ یَّحْسَنٰی وَتَجَنَّبَهَا الَّذِیْ یُضَلِّی النَّارَ الْکُبْرٰی لَمْ لَا یَمُوتْ فِیْهَا وَلَا یَحْیٰی﴾ (الأعلى : 9-12).

یعنی اگر کسی کو وعظ و نصیحت نفع دے تو آپ کو وعظ و نصیحت کرنا چاہئے۔ بس نصیحت سے وہی فائدہ اٹھاتا ہے جس کے دل میں تھوڑا بہت خدا کا ڈر اور اپنے انجام کی فکر ہو جس بد قسمت کے نصیب میں دوزخ کی آگ لکھی ہے وہ کہاں سمجھتا ہے۔ اسے خدا کا اور اپنے انجام کا ڈر ہی نہیں جو نصیحت کی طرف متوجہ ہو اور ٹھیک بات سمجھنے کی کوشش کرے۔ (ایسے شخص کو) نہ موت ہی آئے گی کہ تکلیفوں کا خاتمہ کر دے اور نہ آرام کی زندگی ہی نصیب ہوگی۔ ہاں ایسی زندگی ہوگی جسکے مقابلہ میں موت کی تمنا کرے گا (العیاذ باللہ) (تفسیر عثمانی)۔

کیا ایسا شخص بد بخت نہیں؟

کیا ایسا شخص بخیل، مسکین اور بد بخت نہیں جو اپنے نفس سے اپنے ہی نفس کے فائدے کے لئے (دن اور رات کے لئے) (1440) منٹوں میں سے چند منٹ بھی اللہ کی یاد کے لئے نہیں لے سکتا حالانکہ فرمانِ الہی ہے کہ (میں نے جن و انس کو اپنی عبادت (ہی) کیلئے پیدا کیا ہے۔ اور فرمایا (تم اللہ کو کثرت سے یاد کرو)۔

یاد رہے کہ کثرت کا لفظ اللہ تعالیٰ کا بولا ہوا ہے کسی بندے کا نہیں۔ اور ذکر کو کثرت سے کرنے کا مطالبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، وہ اپنے بندوں سے ذکر کی کتنی کثرت چاہتا ہے اسکا اندازہ تو اللہ ہی جانے، بندے کے بس کی بات نہیں۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری فرمایا کرتے تھے جن لوگوں کے ذل اللہ کی یاد سے غافل ہوتے ہیں وہ روحانی اعتبار سے لو لے لنگڑے اور لنگے ہوتے ہیں۔

۔۔۔ مگر یہ ممکن نہیں

وعن محمد بن ابي عمرة وكان من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ان عبداً لو خر على وجهه من يوم ولد إلى ان يموت هراً في طاعة الله لحقره في ذلك اليوم ولو أنه رد إلى الدنيا كيما يزداد من الأجر والثواب (رواه الإمام أحمد كما في المشكاة رقم: 5294).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اگر بندہ (اپنی) پیدائش کے دن سے لیکر بوڑھا ہو کر مرنے کے دن تک (یعنی ساری زندگی) اللہ تعالیٰ کی اطاعت (و عبادت) کی غرض سے سجدہ ہی کے بل کر رہے، تو (پھر بھی) وہ اپنی اس عبادت کو قیامت کے دن حقیر جانے گا۔ اور (معمولی اعمال پر ملنے والے عظیم اجر و ثواب کو دیکھ کر) تمنا کریگا (اے کاش) اسے دوبارہ دنیا کی طرف لوٹایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ اجر و ثواب حاصل کرے) (مگر یہ ممکن نہیں) (رواه الإمام أحمد كما في المشكاة رقم: 5294).

یہ پیاری بیویاں اور لاڈلے بیٹے

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے فرمایا: نیکی وہ سکہ ہے جو اسی ملک میں چلتا ہے۔ اور اسی ملک میں اور اسی زندگی میں بنتا ہے۔ اگلے ملک اور جہان میں یہ سکہ نہیں بنتا۔ آج اگر اسکی قدر تمہیں معلوم نہیں ہے تو کل قیامت کے دن جب ایک ایک نیکی کے واسطے خاک چھانتے پھر و گے تو اس وقت اسکی قیمت خود بخود معلوم ہو جائے گی۔ مگر اس وقت تمہارا رونا دھونا اور نیکی کی طلب میں پیاری بیوی اور لاڈلے بیٹے کے سامنے واویلا کرنا کچھ کام نہ آئے گا (انتہی)۔

اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿يوم يفر المرء من أخيه وأمه وأبيه وصاحبته وبنيه لكل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه﴾ (عبس: 34-37)۔

ترجمہ: (جس دن بھاگے مرد اپنے بھائی سے اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے اور اپنے ساتھ والی (یعنی بیوی) سے اور اپنے بیٹوں سے۔ ہر مرد کو ان میں سے ایک فکر لگا ہوا ہے

جو اس کے لئے کافی ہے) یعنی اس وقت ہر ایک کو اپنی فکر پڑی ہوگی۔ احباب و اقارب ایک دوسرے کو نہ پوچھیں گے، بلکہ اس خیال سے کہ کوئی میری نیکیوں کو نہ مانگنے لگے یا اپنے حقوق کا مطالبہ کرنے لگے ایک دوسرے سے بھاگے گا) (تفسیر مہنی)

دو چیزوں کا ذکر ایک سے افضل ہے

امام نووی رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ دل اور زبان دونوں کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنا اکیلے دل کے ذکر کرنے سے افضل ہے، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ دو اعضاء کا اس چیز میں مشغول ہونا جس سے اللہ راضی ہوتا ہے ایک عضو کے مشغول ہونے سے افضل ہے۔ اسی طرح تین اعضاء کا مشغول ہونا دو اعضاء کے مشغول ہونے سے افضل ہے، اور جو جتنا زیادہ ہوگا بس وہی افضل ہوگا۔ اتھی (تختہ الذاکرین للشوکانی ص ۱۲)۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ نماز پڑھتے ہوئے یا اس کتابچے کے اذکار کے علاوہ جو بھی ذکر کریں اس میں بیک وقت اپنے

تین اعضاء (دل، زبان، اور کان) کو ضرور استعمال کریں۔ اس طرح ایک تو آپ کا ذکر ان شاء اللہ تین گنا شمار ہو کر ایک یا دو اعضاء کے ذکر سے افضل ہو جائے گا، اور دوسرا تینوں اعضاء کو بیک وقت استعمال کرنے سے نماز وغیرہ میں آئیو الے وسو سے ختم ہو جائیں گے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ جو کچھ بھی زبان سے پڑھیں وہ حضور قلب یعنی دل کے دھیان کے ساتھ پڑھتے ہوئے اپنے کانوں کو بھی سنائیں۔ اس طرح بیک وقت آپ کے تینوں اعضاء اللہ کی یاد میں مشغول ہو جائیں گے۔ اگر انگلیوں پر پڑھیں گے تو چار اعضاء ذکر میں مشغول ہو جائیں گے۔ تسبیحات کو انگلیوں پر پڑھنے کی ترغیب تو حدیث شریف میں بھی آئی ہے۔ بیک وقت تین یا چار اعضاء کو اللہ کی یاد میں مشغول کرنا واقعی بڑا بوجھل کام ہے۔ (اس کی توفیق تو اللہ ہی دے سکتے ہیں۔ مگر اللہ اپنے لاڈلے بندے کو اس سے محروم نہیں رکھتے)۔

ذرا سنبھلئے ورنہ وہ آپکو پچل کے رکھ دے گی

وقت کا ضائع کرنا
موت سے زیادہ خطرناک ہے

قیل : إضاعة الوقت أشد من الموت ، لأن إضاعة
الوقت تقطع عن الله والدار الآخرة ، والموت يقطع
عن الدنيا وأهلها .

کہتے ہیں کہ وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ سخت
اور (خطرناک) ہے، اس لئے کہ وقت کا ضائع کرنا اللہ اور
آخرت والے گھر (ہمیشہ ہمیشہ کی جنت اور اسکی بے مثال
نعمتوں) سے جدا کرتا ہے، اور موت تو (صرف) اہل دنیا
(اور اپنے عزیز واقارب سے) جدا کرتی ہے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ وقت کی قدر کرو۔ اس لئے
کہ گذرا ہوا وقت لحد میں پڑے ہوئے مردے کی طرح ہے۔
اور مردے کو کبھی رو کر زندہ نہیں کیا جاسکتا۔

امام شافعی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے : میں صوفیاء کے ساتھ رہا
ہوں۔ اور ان کی دو ہی باتوں سے میں نے فائدہ اٹھایا۔ میں
نے انہیں کہتے سنا کہ: وقت ایک تلوار ہے۔ یا تو تُو اسے کاٹ
دے۔ ورنہ وہ تجھے کاٹ دے گی (اور پچل کے رکھ دے
گی)۔ اور (اپنے) نفس کو تو حق میں مشغول کر دے۔ ورنہ وہ
تجھے باطل میں مشغول کر دے گا۔

میں (ابن قیم) کہتا ہوں کہ یہ دونوں باتیں کس قدر کام
کی اور کس قدر جامع ہیں۔ اور کہنے والے کی بلند ہمت اور
بیداری مغز پر دلالت کرتی ہیں۔

اور اس موضوع کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ امام
شافعی رحمہ اللہ جیسے بزرگ ایسے لوگوں کی شان میں رطب
اللسان ہوں جنکی باتیں اس قدر پر مغز ہوا کرتی ہیں۔

(ذکرہ ابن قیم فی مدارج السالکین الجزء 3 ص 128)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

1 - ایک رات کی عبادت (30 ہزار) راتوں سے افضل

اسی کو اللہ تعالیٰ سورت القدر آیت نمبر 3 میں فرماتے ہیں:
﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ﴾ (یعنی اس رات میں نیکی کرنا ایسا ہے گویا ہزار مہینے تک نیکی کرتا رہا۔ بلکہ اس سے بھی زائد)۔ (تفسیر عثمانی)۔

(سبحان اللہ! امت محمدیہ پر اللہ کے تعلق اور کرم کی حد ہوگئی۔ گویا کہ انسان کی مجموعی عمر تو ارشاد نبوی کے مطابق 60 سے 70 برس کے درمیان تھی جو مجموعی طور پر $365 \times 70 = 25550$ دن = 25550 راتیں یا دن بنتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنی مجموعی عمر کی 25550 راتوں میں سے صرف

لیلۃ القدر کی ایک رات اپنے اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اسکو 70 سال نہیں بلکہ 83 سال 4 ماہ کی عبادت سے بھی زیادہ اجر ملے گا۔ گویا لیلۃ القدر کی صرف ایک رات کی عبادت کا اجر و ثواب (30 ہزار) راتوں کی عبادت سے بھی زیادہ ہوگا۔ جو اسکی مجموعی عمر سے بھی زیادہ ہے۔ اور اگر کسی انسان کو اسکی زندگی کے ہر سال یہ ایک رات نصیب ہوتی رہے تو $63 \times 30000 = (18,90,000)$ یعنی 18 لاکھ 90 ہزار راتوں سے بھی زیادہ ثواب ملے گا۔ جو تقریباً (5250) سال کی عبادت کے برابر بنتا ہے۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ انسان کو اسکی کل عمر سے کتنے گناہ زیادہ اجر و ثواب مل رہا ہے ﴿وما ذلک علی اللہ بعزیز﴾۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی مشکل نہیں۔ بس یہ انسان پر اللہ کے تعلق اور کرم کی حد نہیں تو اور کیا ہے؟

بس انسان کو چاہئے کہ وہ اپنی زندگی کے ہر سال شب قدر

2 - ایک منٹ میں 4 قرآن

حدیث شریف میں ﴿قل هو اللہ احد﴾ کی تلاوت کو تہائی قرآن کے برابر کہا گیا ہے۔ گویا کہ اسکی تین بار تلاوت سے ایک قرآن ختم کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ اور ایک منٹ میں آپ سورت اخلاص کو [12] مرتبہ آسانی پڑھ سکتے ہیں، اس طرح آپ کو ایک منٹ میں (4) قرآن کریم کے ختم کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

﴿رَبِّل﴾ (قال رسول اللہ ﷺ: والذی نفسی بیدہ اینہا (أی سورة الإخلاص) لتعدل ثلث القرآن) (رواہ البخاری كما فی المشكاة باب فضائل القرآن).

★ ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے بے شک سورة اخلاص تہائی قرآن کے برابر ہے۔) (بخاری)۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک

(قدر و چین اور دل جمعی والی اس رات) کے حصول کی کوشش کرے جو شام سے لیکر صبح تک رہتی ہے۔ اور یہ وہ رات ہے جسکی عظمت کو اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے بیان کرتے ہوئے فرمایا ﴿وما أدراک ما لیلۃ القدر﴾ جسکا مفہوم یہ ہے کہ اس رات کو جو عظمت اور فضیلت حاصل ہے وہ انسان کی سمجھ سے بالاتر ہے۔

﴿رَبِّل﴾ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿إنا أنزلناہ فی لیلۃ القدر، وما أدراک ما لیلۃ القدر، لیلۃ القدر خیر من ألف شهر، تنزل الملائکة والروح فیہا یاذن ربہم من کل أمر سلام ہی حتی مطلع الفجر﴾ سورة القدر۔

★ ترجمہ: (ہم نے اسکو (یعنی قرآن کو) اتارا شب قدر میں۔ اور آپ نے کیا سمجھا کہ کیا ہے شب قدر؟ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے۔ اترتے ہیں فرشتے اور روح اس میں اپنے رب کے حکم سے۔ ہر کام پر امان (وسلامتی) ہے۔ یہ رات صبح کے نکلنے تک (ہے)۔

اور قرآن پاک میں (671 و 3 و 33) حروف ہیں اور
 ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اس طرح (800 و 28)
 قرآنوں کے پہلے حروف بنائیں جبکہ قرآن میں
 (3671 و 33) حرف ہیں۔ پھر ان حروف کو (800 و 28)
 قرآنوں سے ضرب دیں۔ اس حساب سے جو نیکیوں کا عدد
 بنے گا وہ آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

(سبحان اللہ) آپ کے روزانہ کے صرف ایک ہی
 منٹ کے عمل سے نیکیوں کے ایسے پہاڑ بن گئے کہ میرے
 جیسے انسان کے لئے ان کی گنتی ہی ناممکن ہے۔

یاد رہے کہ تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے پر ایک قرآن
 کے ختم کا مضمون حافظ ابن حجر نے فتح الباری شرح البخاری
 ۸/۶۷۹ میں ذکر کیا ہے۔ اور سورت اخلاص یہ ہے :

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝۱ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝۲
 لَمْ يَلِدْ ۝۳ وَلَمْ يُولَدْ ۝۴
 وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝۵

رات میں تہائی قرآن پڑھے؟ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم)
 نے عرض کیا کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھنے کی بھلا
 کس کو استطاعت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں [وہ]
 ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ہے جو تہائی قرآن کے برابر ہے۔
 (رواہ البخاری ورواہ مسلم رقم 811 فی فضل قراءة قل هو اللہ احد).

یعنی اس اکیلی سورت کی تلاوت رات یادن کے وقت
 اگر کوئی ایک مرتبہ بھی کر لے گا تو اس کو تہائی قرآن کے پڑھنے کا
 ثواب مل جائے گا اور تین مرتبہ پڑھنے سے مکمل قرآن کی
 تلاوت کا ثواب ہوگا۔۔۔۔۔ اس طرح اگر آپ روزانہ
 ایک منٹ میں 12 مرتبہ سورت اخلاص پڑھ لیا کریں تو :

ایک دن میں (4) قرآن کا ثواب ہوگا۔
اور ایک مہینہ میں $4 \times 30 = 120$ قرآن کا ثواب۔
اور ایک سال میں $12 \times 120 = 1440$ قرآن کا ثواب
اور 20 سال میں $20 \times 1440 = 28800$ قرآن کا ثواب ملے گا۔ (یہ روزانہ آپ کے ایک منٹ کی قیمت ہے)

3۔ ایک منٹ میں (7320) نیکیاں

ایک منٹ میں آپ سورۃ فاتحہ لگاتار چھ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں اور سورہ فاتحہ کے (122) حروف ہیں۔ اس طرح سورت فاتحہ ایک مرتبہ پڑھنے سے تقریباً (1220) نیکیاں بنتی ہیں کیونکہ قرآن پاک کے ایک حرف پر دس نیکیوں کا وعدہ ہے۔ بس 6 مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھنے سے آپ کے نامہ اعمال میں انشاء اللہ (7320) نیکیاں لکھدی جائیں گی، اور یہ صرف آپ کے ایک منٹ کی کمائی ہے۔ اگر آپ ایک منٹ روزانہ سورت فاتحہ کے پڑھنے پر لگا دیا کریں تو آپ کے نامہ اعمال میں مندرجہ ذیل نیکیاں لکھی جائیں گی :

ایک دن میں 7320 نیکیاں

ایک ماہ میں $30 \times 7320 = 219600$ نیکیاں

ایک سال میں $12 \times 219600 = 2635200$ نیکیاں

20 سال میں $20 \times 2635200 = 52704000$ نیکیاں

روزانہ صرف ایک منٹ دینے سے مذکورہ نیکیاں آپ کے

نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اے کاش کوئی صاحب اپنے روزانہ کے (1440) منٹوں میں سے چلتے پھرتے ہی ایک منٹ سورت اخلاص اور ایک منٹ سورت فاتحہ پڑھنے پر لگا دیا کرے۔

رسول ﷺ قال رسول الله ﷺ : (من قرأ حرفاً من

كتاب الله فله حسنة ، والحسنة بعشر أمثالها ، لا أقول ألم حرف ، ألف حرف ، ولام حرف ، وميم حرف) . (رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی : هذا

حدیث حسن صحیح کما فی المشکاة باب فضائل القرآن) .

★ ترجمہ : (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کتاب اللہ سے ایک حرف پڑھے اس کے عوض (ایک) نیکی ہے۔

اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم

ایک حرف ہے ، بلکہ الف ایک حرف ہے ، لام ایک حرف

ہے ، اور میم ایک حرف ہے)۔ (ترمذی، دارمی، امام ترمذی نے

اس حدیث کو حسن اور صحیح کہا ہے۔ مشکاة باب فضائل القرآن)۔

4۔ دو سکنڈ کے عمل سے کروڑوں نیکیاں

اگر آپ روزانہ صرف ایک مرتبہ یہ چار کلمات :

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

کہہ دیں تو آپ کے نامہ اعمال میں مؤمن مرد اور عورتوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ مؤمنین کی تعداد کروڑوں سے تجاوز کر گئی ہے ؟

ان کلمات کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے سے اگر بالفرض (کروڑوں نہ) صرف ایک کروڑ نیکی آپ کے نامہ اعمال میں روزانہ لکھی جائے تو :

ایک ہفتہ میں سات کروڑ نیکیاں

اور ایک مہینہ میں 30 کروڑ نیکیاں

ایک سال میں 365 کروڑ نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

اور اگر انسان کی اوسط عمر 20 برس ہو تو حساب لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہوگا۔ کیا انسان پر اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم کی کوئی حد ہے؟

رسول ﷺ عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ قال : سمعت رسول اللہ ﷺ يقول : (من استغفر للمؤمنين والمؤمنات ، كتب الله له بكل مؤمن ومؤمنة حسنة) .

(حسنہ الألبانی فی صحیح الجامع رقم : 6026) .

★ ترجمہ : (حضرت عبادة بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص مؤمن مرد اور مؤمنہ عورتوں کے لئے بخشش (کی دعا) مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کیلئے مؤمن مرد اور مؤمنہ عورتوں کی تعداد کے برابر (نیکیاں) لکھے گا۔ (صحیح الجامع للالبانی) .

5 دس سیکنڈ میں 40 ہزار نیکیاں

دس سیکنڈ میں آپ آئینہ صفحہ پر چوکھے میں دیئے گئے الفاظ ایک مرتبہ آسانی پڑھ سکتے ہیں۔ بس جو شخص ان کلمات کو فجر کی نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکے نامہ اعمال میں اس دن چالیس ہزار نیکیاں لکھ دیں گے۔

دس سیکنڈ کے عمل سے ایک دن میں 40,000 ہزار نیکیاں

ایک ماہ میں 40,000 × 30 = 12,000,000 نیکیاں

ایک سال میں 12 × 12,000,000 = 144,000,000 نیکیاں

اور 20 سال میں 20 × 144,000,000 = 288,000,000 نیکیاں

اور قرآن وحدیث کے مطابق ایک نیکی پر جو دس نیکیاں ملتی ہیں تو اس طرح 10 × 288,000,000 = 2,880,000,000 نیکیاں بن جائیں گی۔

رسول عن تمیم الداری رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : (من قال

بعد صلاة الصبح : (أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له إلهاً واحداً صمداً ، لم يتخذ صاحبةً ولا ولداً ولم يكن له كفواً أحد) كتب الله عز وجل له أربعين الف حسنة) (حدیث حسن) ذکرہ ابن السنی فی عمل الیوم واللیة رقم : 126 ، وللمزید ينظر صفحة رقم 113 وهامش رقم (5) من هذه الرسالة .

ترجمہ : (حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز کے بعد

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا
لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ،
وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے 40 ہزار نیکیاں لکھیں گے۔

اور ایک نیکی پر جو دس نیکیوں کا وعدہ ہے اسکے مطابق
 $720,000 = 20 \times 36,000$ نیکیاں بن جائیں
 گی۔ اور اتنے ہی آپ کے گناہ (اگر ہوئے تو) معاف ہو
 جائیں گے۔ اور :

ایک دن میں 10 غلام
ایک مہینے میں $10 \times 30 = 300$ غلام
ایک سال میں $12 \times 300 = 3600$ غلام
20 سال میں $20 \times 3600 = 72000$ غلام

آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

رسول ﷺ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال
 رسول الله ﷺ من قال : ((لا إله إلا الله وحده لا
 شريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت
 وهو على كل شئ قدير)) في يوم مائة مرة كانت
 له عدل عشر رقاب ، وكتبت له مائة حسنة
 ومحيت عنه مائة سيئة ، وكانت له حرزاً من

6 - صرف 4 منٹ کا عمل
 اور آج اس سے افضل کوئی نہیں مگر ...

سو نیکی لکھی جائے۔ اور سو برائی ختم۔ دس غلام آزاد کرنے کا
 ثواب آپ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سیر کرتے یا ڈرائیونگ
 کرتے یا کسی بھی کام میں مشغول ہونے کے باوجود حاصل کر
 سکتے ہیں بشرطیکہ یہ کلمات آپ کو زبانی یاد ہوں۔ آئندہ
 چوکھٹے میں لکھے گئے کلمات آپ صرف ایک سو مرتبہ پڑھ لیں
 تو آپ کو مذکورہ ثواب مل جائے گا۔ یاد رہے کہ (100) کا
 عدد آپ (4) منٹ میں پورا کر سکتے ہیں۔

4 منٹ پر ایک دن میں 100 نیکیاں۔
ایک مہینے میں $30 \times 100 = 3000$ نیکیاں۔
ایک سال میں $12 \times 3000 = 36000$ نیکیاں۔
20 سال میں $20 \times 36000 = 720000$ نیکیاں۔

7۔ دو تین منٹ میں سو حج کا ثواب

ایک ڈیڑھ منٹ میں آپ تقریباً (100) مرتبہ صبح کو اور (100) مرتبہ شام کو (سبحان اللہ) کہہ سکتے ہیں۔ اور اسی طرح (الحمد للہ) اور (لا إله إلا الله) اور (الله أكبر) صبح و شام ایک ایک منٹ میں باسانی پڑھ سکتے ہیں۔ ان تمام کلمات کو صبح و شام سو سو مرتبہ کہنے سے آپ سو حج کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح ہر کلمہ پر جس اجر اور ثواب کا مندرجہ ذیل حدیث میں وعدہ ہے وہ حاصل کر سکتے ہیں۔ کیا ہے کوئی اس اجر و ثواب کو لوٹنے والا؟

ایک دن میں (100) حج کا ثواب

اور ایک ماہ میں 3 ہزار حج کا ثواب

اور ایک سال میں $12 \times 3000 = 36000$ ہزار حج کا ثواب

اور 20 سال میں $20 \times 36000 = 720000$ ہزار حج کا ثواب ہوگا۔

الشیطان یوم ذلک حتی یمسی ، ولم یات أحد بأفضل مما جاء به إلا رجل عمل أكثر منه)۔

(رواہ البخاری ومسلم کما فی المشکاة باب ثواب التسمیح والتحمید والتہلیل والتکبیر) •

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص (مرد ہو یا عورت)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
لَهُ الْمُلْكُ ، وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِي
وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سو مرتبہ کہہ لے اس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ اور سونئیاں لکھی جائیں گی۔ اور سو گناہ معاف ہونگے۔ اور اس دن شام تک اسے شیطان سے حفاظت رہے گی اور کوئی اس سے افضل چیز نہیں لاسکتا جو یہ لایا مگر وہ شخص جو اس سے بھی زیادہ عمل کرے۔ (بخاری ومسلم)۔

اسکے علاوہ اتنے ہی گھوڑے اللہ کے راستے یعنی جہاد میں لگانے کا ثواب ہوگا اور اتنے ہی غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

رسول عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله ﷺ: (من سبح الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حج مائة حجة، ومن حمد الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن حمل على مائة فرس في سبيل الله، ومن هلك الله مائة بالغداة ومائة بالعشي كان كمن أعتق مائة رقبة من ولد إسماعيل، ومن كبر الله مائة بالغداة ومائة بالعشي لم يأت في ذلك اليوم أحد بأكثر مما أتى به إلا من قال مثل ذلك أو زاد على ما قال) (رواه الترمذی فی کتاب الدعوات رقم 3471) وقال: هذا حديث حسن.

★ ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا: جو شخص (مرد ہو یا عورت) (100) مرتبہ صبح کو اور (100) مرتبہ شام کو (سبحان اللہ) کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے سو حج کئے۔ اور جو شخص صبح کو (100) مرتبہ (الحمد للہ) کہے اور شام کو بھی (100) مرتبہ (الحمد للہ) کہے وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے (100) گھوڑے اللہ کی راہ میں سواری کے لئے دیئے۔ اور جو شخص (100) دفعہ صبح کو (لا إله إلا الله) کہے اور (100) دفعہ شام کو کہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے (100) غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے آزاد کئے۔ اور جو شخص صبح کو (100) مرتبہ (اللہ اکبر) اور شام کو بھی (100) مرتبہ (اللہ اکبر) کہے۔ تو کوئی اس دن میں اس سے بڑھ کر عمل نہیں لاسکتا مگر وہ شخص جو اسکی طرح کہے یا اسکے کہے ہوئے پر زائد کہے (ترمذی)۔

8۔ ایک منٹ میں (1,000) نیکی اور ایک ہزار گناہ معاف

ایک منٹ میں آپ باسانی 100 مرتبہ (سبحان اللہ) کہہ سکتے ہیں۔ 100 مرتبہ (سبحان اللہ) کہنے پر آپ کے نامہ اعمال میں ایک ہزار نیکی لکھی جائے گی اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔ اس طرح :

ایک منٹ کی محنت سے ایک دن میں (1000) نیکیاں۔

ایک ماہ میں $30 \times 1000 = 30,000$ نیکیاں۔

ایک سال میں $12 \times 30,000 = 360,000$ نیکیاں۔

20 سال میں $20 \times 360,000 = 7,200,000$ نیکیاں
آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔

ریل عن مصعب بن سعد قال : حدثني أبي قال : كنا عند رسول الله ﷺ فقال : (أيعجز

أحدكم ان يكتسب كل يوم ألف حسنة ؟ فسأله سائل من جلسائه : كيف يكسب أحدا ألف حسنة ؟ قال : يسبح مائة تسبيحة فيكتب له ألف حسنة أو يحط عنه ألف خطيئة) (رواه مسلم برقم 6792) باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء كتاب الدعوات .

★ ترجمہ: (حضرت مصعب بن سعد فرماتے ہیں کہ میرے والد نے بیان فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے بھی عاجز ہے کہ ہر روز ایک ہزار نیکی کمائے۔ تو اس مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ: کس طرح ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکی کما سکتا ہے؟ تو فرمایا: کہ (جو کوئی) سو مرتبہ (سبحان اللہ) کہے بس اس کے لئے ہزار نیکی لکھی جائے گی۔ اور ہزار گناہ معاف کئے جائیں گے)۔ (رواہ مسلم)۔

اس حدیث کی مزید تخریج کے لئے صفحہ نمبر 113 حاشیہ نمبر (8) ملاحظہ فرمائیں)۔

9۔ دو تین منٹ میں (3600) نیکیاں

دو تین منٹ میں اگر آپ کو (3600) نیکیاں ملتی ہیں تو کتنا ستا سوتا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر آپ چاشت کی صرف دو رکعت نماز پڑھ لیا کریں تو آپ کے نامہ اعمال میں:

ایک دن میں (3600) نیکیاں۔

ایک مہینے میں (3600×30=108,000) نیکیاں

ایک سال میں (108,000×12=1,296,000) نیکیاں

اور بیس سال میں :

(1,296,000×20=25,920,000) نیکیاں

آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ یہ صرف دو رکعت کی نیکیوں کی تعداد ہے۔ اگر آپ کو دو کی بجائے چار رکعت نماز روزانہ کی توفیق مل جائے تو نیکیوں کا عدد (51,840,000) ہو جائے گا۔

کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ انسان کے بدن میں

360 جوڑ ہوتے ہیں۔ اور حدیث ہی کی رو سے انسان پر ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ صدقہ کرنا لازم ہے۔ 360 صدقے ایک دن میں کون کر سکتا ہے؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا طریقہ یہ بتایا کہ چاشت کے دو نفل ادا کر لیا کریں تو نماز میں ان تمام جوڑوں کی حرکت سے (360) صدقے کرنے کا ثواب مل جائے گا۔ تو چونکہ ایک نیکی کرنے پر دس نیکیوں کا قرآن وحدیث میں وعدہ ہے تو اس حساب سے مذکورہ بالا تمام نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں ان شاء اللہ لکھ دی جائیں گی۔

رسول (1) : قال رسول الله ﷺ: (يصبح على كل سلامي من أحدكم صدقة، فكل تسبيحة صدقة، وكل تحميدة صدقة، وكل تهليلة صدقة، وكل تكبيرة صدقة، وأمر بالمعروف صدقة، ونهي عن المنكر صدقة، ويجزئ من ذلك ركعتان يركعهما من الضحى) رواه مسلم رقم 1668 في كتاب الصلاة باب استحباب صلاة الضحى.

★ ترجمہ (1): (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

10 - چلتے چلتے 2 سیکنڈ میں 300 نیکیاں

راستے میں چلتے چلتے اگر آپ کسی کو ایک مرتبہ بجائے گڈ مارنگ (Goodmorning) یا نمستے یا آداب عرض یا صباح النور کے (السلام علیکم) کہیں گے تو آپ کو 10 نیکیاں ملیں گی۔ اور اگر آپ ساتھ (ورحمۃ اللہ) کہہ دیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور اگر آپ اس کے ساتھ (وہو برکاتہ) کا اضافہ کر دیں گے تو آپ کے نامہ اعمال میں اس دو سیکنڈ کے عمل سے 30 نہیں بلکہ 300 نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ مکمل سلام پر چونکہ 30 نیکیوں کا وعدہ ہے۔ اور ایک نیکی پر 10 کا وعدہ ہے۔ اس حساب سے $10 \times 30 = 300$ نیکیاں بن جائیں گی۔ اور اگر آپ روزانہ کا یہ معمول بنالیں کہ میں نے ہر روز 10 مرتبہ (السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ) کے مکمل الفاظ کے ساتھ اپنے یا پرانے کو سلام

(صبح ہوتے ہی تم میں سے ہر ایک کے جوڑ پر صدقہ لازم ہے پھر ہر تسبیح (یعنی سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، (لا الہ الا اللہ) کہنا صدقہ ہے، (اللہ اکبر) کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، ان سب کی طرف سے چاشت کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔ (رواہ مسلم)۔

★ ترجمہ (دلیل) (2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان میں 360 جوڑ ہیں۔ پس اس پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے (روزانہ) صدقہ کیا کرے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ بھلا اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ تو فرمایا مسجد میں پڑے ریٹھ (تھوک وغیرہ) کو دفن کرنا (یا صاف کرنا صدقہ ہے)، راستہ سے (تکلیف دہ) چیز کو ہٹانا صدقہ ہے۔ (اس طرح اگر تو اس عدد کو پورا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا) تو بس چاشت کی دو رکعتیں تجھ کو کفایت کر دیں گی (رواہ ابو داؤد فی کتاب الصلاة رقم 1285۔ ورقم 1286 ورقم 5243 ورواہ الإمام أحمد وابن حبان وابن خزیمہ)۔

کرنا ہے تو مندرجہ ذیل عدد کے برابر (ان شاء اللہ) آپ کے نامہ اعمال میں نیکیاں لکھدی جائیں گی۔

ایک دن میں $10 \times 10 = 100 \times 100 = 10,000$ نیکیاں
صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

ایک دن میں $10 \times 20 = 100 \times 200 = 20,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ) کہنے پر۔

ایک دن میں $10 \times 30 = 100 \times 300 = 30,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کہنے پر۔

ایک مہینے میں $30 \times 10,000 = 300,000$ نیکیاں
صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

ایک مہینے میں $30 \times 20,000 = 600,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ) کہنے پر۔

ایک مہینے میں $30 \times 30,000 = 900,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کہنے پر۔

ایک سال میں $12 \times 300,000 = 3,600,000$ نیکیاں
صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

ایک سال میں $12 \times 600,000 = 7,200,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ) کہنے پر۔

ایک سال میں $12 \times 900,000 = 10,800,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کہنے پر۔

بیس سال میں $20 \times 3,600,000 = 72,000,000$ نیکیاں
صرف (السلام علیکم) کہنے پر۔

بیس سال میں $20 \times 7,200,000 = 144,000,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ) کہنے پر۔

اور بیس سال میں $20 \times 10,800,000 = 216,000,000$ نیکیاں
(السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کہنے پر آپ کے نامہ اعمال میں لکھدی جائیں گی۔

نیکیوں کے اس ان گنت عدد اور واضح فرق کی طرف دیکھتے ہوئے ذرا غور کریں تو پتہ چلے گا کہ اتنا عظیم عدد صرف (السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ) کے مکمل الفاظ استعمال کرنے سے پیدا ہوا۔

فقال : السلام عليكم ورحمة الله ، فرد عليه
 وقال : عشرون . ثم جاء آخر فزاد وبركاته ، فرد
 وقال : ثلاثون) . قال الحافظ في الفتح ج 11 ص 8 :
 أخرجه أبو داود والترمذی والنسائی بسند قوى ... وقال :
 وأخرجه البخاری فی (الأدب المفرد) من حدیث أبي هريرة
 وصححه ابن حبان وقال : (ثلاثون حسنة) انتهى .

★ ترجمہ: (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا اور کہا:
 (السلام علیکم)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا
 اور فرمایا: 10 (نیکیاں)۔ اسکے بعد دوسرا شخص آیا اس نے
 کہا (السلام علیکم ورحمة اللہ)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اسکے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: 20 (نیکیاں)۔ پھر ایک
 اور شخص آیا اس نے (سلام کرتے ہوئے) (وبرکات) کے لفظ
 زیادہ کہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 30 (نیکیاں)
 (ابوداود ، ترمذی ، نسائی)۔

میرے دوستو : یہ تو وہ نیکیاں ہیں جو آپ راستے میں
 چلتے چلتے بھی کما سکتے ہیں۔ اس کے لئے تو با وضو ہو کر بیٹھنے کی
 بھی ضرورت نہیں۔ اور یہی چھوٹی چھوٹی باتیں انسان کے
 لئے نیکیوں کے پہاڑ بنا ڈالتی ہیں مگر افسوس ایسی بد بختی پر کہ
 ہم دنیا کی دھن میں ایسے کھو گئے کہ ہمارا دھیان اس طرف
 جاتا ہی نہیں۔ تو پھر اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ :

انسان کا دل اب سخت ہوا
 اپنے ہی شغل میں مست ہوا
 جب چھوڑ دیا قرآن کا سبق
 قسمت کا ہوا بد بخت ہوا

قاله ابن المؤلف : طلحة بن محمد يونس قبل عدة أيام من
 كتابة هذه الأسطر حينما كان طالباً في دار العلوم بـ
 (انجلترا) مئى 2001 حفظهما الله تعالى في الدارين .

رسول
 عن عمران بن حصين قال : (جاء رجل
 إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال : السلام
 عليكم ، فرد عليه وقال : عشر . ثم جاء آخر ،

مسواک کے ساتھ ایک سال کی نمازوں کا ثواب :
 $127750 = 70 \times 1825 = 5 \times 365$ نمازوں کے برابر

مسواک کے ساتھ 20 سال کی نمازوں کا ثواب :
 $20 \times 1820 = 70 \times 36500 = 55000$ و 25 نمازوں
 کے برابر ہو جائے گا۔

مذکورہ حاصل ضرب سے پتہ چلا کہ 20 سال میں
 جہاں آپ کو 36500 نمازوں کا ثواب ملنا تھا۔ وہاں ایک
 آدھ منٹ نماز کے لئے مسواک کے استعمال کی وجہ سے (ان
 شاء اللہ) 25 لاکھ 55 ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا۔

بخاری شریف کتاب الصوم میں روایت ہے (السواک
 مطهرة للفم ومرضاة للرب) کہ (مسواک منہ کی پاکیزگی
 اور اللہ کی رضا مندی کا باعث ہے) لہذا (20) سال میں
 مسواک کے استعمال کی وجہ سے 36 ہزار 5 سو نمازوں
 کا ثواب چاہے 25 لاکھ 55 ہزار نمازوں سے بھی کہیں تجاوز
 کر جائے مگر اللہ کی رضا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں۔ اس

11 - ایک آدھ منٹ کے عمل سے
 ایک نماز کا ثواب 70 نمازوں کے برابر

اگر آپ وضو کرتے ہوئے صرف ایک یا آدھ منٹ مسواک
 کو استعمال کر لیں تو وہ ایک نماز جو آپ اس مسواک والے
 وضو سے پڑھیں گے اس نماز سے ستر گنا زیادہ افضل ہوگی
 جس نماز کیلئے آپ نے مسواک کا استعمال نہیں کیا

مسواک کے ساتھ ایک دن کی (5) نمازوں کا ثواب :
 $350 = 70 \times 5$ نمازوں کے برابر

مسواک کے ساتھ ایک مہینے کی نمازوں کا ثواب :
 $10,500 = 70 \times 150 = 30 \times 05$ نمازوں کے برابر

ویسے ایک مہینے میں صرف $30 \times 5 = 150$ نمازیں بنتی ہیں
 مگر مسواک کے ساتھ ایک مہینے کی 150 نمازوں کا
 ثواب 10 ہزار 5 سو نمازوں کے برابر ہو جائے گا۔

لئے کہ اللہ کی رضا کا مقابلہ دنیا و آخرت کی کوئی چیز نہیں کر سکتی
اسی کو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں ﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ
اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (توبہ: 72)
(کہ اللہ کی رضا مندی (جنت کی ان تمام تر) نعمتوں سے
بڑی ہے (اور) یہی ہے بڑی کامیابی۔ (توبہ: 72)۔

❶ (1) عن النبي ﷺ قال: (فضل الصلاة
بالمسواك على الصلاة بغير مسواك سبعين ضعفاً).
رواه احمد وابو يعلى وابن خزيمة (في صحيحه) والحاكم
(في المستدرک 1/146) وقال: صحيح على شرط مسلم
(قاله صاحب المتجر الرابع بعد ايراده هذا الحديث
برقم: 74 و صفحة رقم 35).

★ ترجمہ (1) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسواک کے
ساتھ نماز کی فضیلت ستر درجے ہے اس نماز سے جو بغیر
مسواک کے ہو۔ (احمد، ابو یعلیٰ، امام حاکم وابن خزیمہ)۔

❷ (2) قال النبي ﷺ: (فضل الصلاة التي
يستاك لها على الصلاة التي لا يستاك لها سبعين
ضعفاً). (رواه البيهقي كما في المشكاة باب السواك).
★ ترجمہ: (2) (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ نماز جس
کے لئے مسواک کی جاتی ہے 70 درجے بڑھ جاتی ہے اس
نماز سے جس کے لئے مسواک نہیں کی جاتی۔

یہی ایک نماز اگر آپ بیت اللہ میں ادا کریں جہاں ایک
نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے تو مسواک
والی نماز کے ساتھ اس کا ثواب 70 لاکھ ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ حرم مکی میں صرف ایک نماز پڑھنے کا ثواب
55 سال 6 ماہ اور 20 دن کی نمازوں کے ثواب کے برابر
بنتا ہے۔ اور پانچ نمازوں کا ثواب 277 سال 7 مہینے اور 10
دن کی نمازوں کے برابر بنتا ہے۔ تو اندازہ لگائیں کہ 70
لاکھ نمازیں کتنے سو سال میں مکمل ہو سکیں جس کا ثواب اس
خوش قسمت کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم
سب کو مسواک کر کے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہی گناہ معاف اور جنت میں محل
اور اگر ایک نیکی دس کے برابر سمجھ کر حساب لگایا جائے تو
اسکو ہندسوں میں لکھنا میرے جیسے انسان کے بس میں نہیں۔

● **دلیل** : عن سالم بن عبد اللہ عن أبيه عن جده
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : (من
قال في سوق من الاسواق :

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ،
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ
وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)

کتب اللہ له الف الف حسنة ومحاه عنه الف الف
سینة ، وبنی له بیتاً فی الجنة) . (ذکرہ ابن السنی فی
عمل الیوم واللیلہ رقم 182 ، وقال الحاکم هذا إسناد صحیح

12 - بازار میں چلتے چلتے جنت میں محل
اور 10 لاکھ نیکیاں اور 10 لاکھ گناہ معاف

ایک منٹ کیا صرف پانچ ہی سیکنڈ میں جو شخص (مرد ہو یا
عورت) بازار میں چلتے ہوئے یا داخل ہوتے وقت آئینہ
چوکھٹے میں لکھے گئے الفاظ کو صرف ایک ہی بار پڑھ لے گا اللہ
تعالے اس کے لئے 10 لاکھ نیکیاں لکھے گا۔ (اور) 10 لاکھ گناہ
مٹائے گا۔ اور جنت میں اس کے لئے محل بنائے گا۔

ایک دن میں 10 لاکھ نیکیاں اور 10 لاکھ گناہ معاف اور
جنت میں محل۔

اور ایک ماہ میں 3 کروڑ نیکیاں اور 3 کروڑ گناہ معاف
اور جنت میں محل۔

ایک سال میں (3 کروڑ \times 12) = (36) کروڑ نیکیاں اور
36 کروڑ گناہ معاف اور جنت میں محل۔

اور 20 سال میں 7,56,00,00,000 نیکیاں اور اتنے

علی شرط الشیخین ، وأقره اللہبی . (وللمزید ينظر
ص رقم 114 هامش رقم 12 من هذه الرسالة)

13 - ایک منٹ میں دعا قبول اور ایک منٹ میں جنت

ایک ڈیڑھ منٹ میں آپ مؤذن کے ساتھ ساتھ یا مؤذن کے آذان دینے کے بعد آذان کے تمام کلمات کہہ کر ایک تو وہ ثواب اور وہ فضائل حاصل کر سکتے ہیں جو مؤذنین کے لئے احادیث میں وارد ہوئے ہیں۔ اور دوسرا ایک ڈیڑھ منٹ کے اس عمل سے فارغ ہونے کے بعد آپ جو دعائیں گے اس کے قبول ہونے کا وعدہ بھی ہے۔

پہلی بات کی **رسول** عن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ : إن المؤذنين يفضلوننا ، فقال رسول اللہ ﷺ : قل كما يقولون فإذا انتهيت فسل تعطه • (قال الألبانی: رواه أبو داود بسند حسن ، (وللمزید ينظر صفحة رقم 114 و هامش رقم 13) .

★ ترجمہ: (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بے شک آذان

دیکھو یا روکتنا سوتا سو ہے کہ ایک مسلمان کو اس کے نبی ﷺ بازار میں چلتے چلتے اور خرید و فروخت کے وقت چند کلمات پڑھ لینے پر جنت میں محل بنائے جانے اور دس لاکھ نیکیاں لکھے جانے اور دس لاکھ گناہ مٹائے جانے کا وعدہ دے رہے ہیں۔ اسکے باوجود بھی ہم اگر اس ثواب سے محروم رہیں اور بازار میں ہوتے ہوئے زندگی کے تین چار سیکنڈ بھی اللہ کی یاد میں نہ لگا سکیں تو بدبختی، انتہائی غفلت، اور بخل کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان محرومیوں سے محفوظ فرمائے اور اپنے دین اور اپنی یاد کی خاطر تین چار سیکنڈ تو کیا ساری زندگی قربان کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

14 - 15 سیکنڈ میں دعا قبول اور نماز پڑھی تو نماز قبول

جو شخص بھی (مرد ہو یا عورت) رات کو نیند کے دوران جاگتے ہوئے آئندہ چوکٹے میں لکھے گئے کلمات ایک مرتبہ پڑھ کر یہ کہے کہ (اللهم اغفر لی) اے اللہ میری بخشش کر دیجئے یا میری فلان (جائز) دعا کو قبول کر لیجئے۔ تو اللہ تعالیٰ اسکی دعا کو قبول فرمائیں گے اور اسکی بخشش کر دیں گے۔ اور اگر وہ اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھے تو اسکی نماز قبول ہوگی۔ اور ظاہر ہے کہ انسان نماز میں دعائیں بھی کرتا ہے۔ تو جب نماز قبول ہوئی تو نماز کے اندر کی جانے والی دعائیں بھی ان شاء اللہ قبول ہوگی۔ یاد رہے کہ پڑھے جانے والے کلمات صرف پندرہ سیکنڈ لیتے ہیں۔

(بیل) عن عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ
عن النبی ﷺ قال: (من تعار من الليل فقال:

دینے والے ہم پر فضیلت پا جائیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو بھی اسی طرح کہہ جیسے وہ کہتے ہیں۔ جب تو آخر کو پہنچے تو اللہ سے مانگ تجھے دیا جائے گا۔ (یعنی تیری دعا قبول ہوگی)۔

دوسری بات کی (بیل) وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: کنا مع رسول اللہ ﷺ فقام بلال ینادی فلما سکت قال رسول اللہ ﷺ: من قال مثل هذا یقینا دخل الجنة). (رواہ النسائی کما فی المشکلة باب فضل الاذان وإجابة المؤذن، وقال صاحب المتجر الرابع بعد ایرادہ هذا الحدیث برقم: 115: رواہ النسائی وابن حبان والحاکم وقال: صحیح الإسناد)۔

★ ترجمہ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آذان دی۔ جب خاموش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اس جیسے کلمات خلوص دل سے کہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (صفحہ نمبر 114 پر حاشیہ نمبر 13 ضرور ملاحظہ فرمائیں)۔

بڑھی تو نماز قبول ہوگی۔ (بخاری)۔
 (نوٹ: صفحہ نمبر 115 پر حاشیہ نمبر 14 ضرور ملاحظہ فرمائیں)۔

کام کی بات

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ اسکا بندہ جاننے کی حالت میں کبھی بھی اسکو نہ بھولے بلکہ ہمہ وقت دن یا رات میں جب تک اسکی آنکھ کھلی ہے اسکی یاد میں مشغول رہے حتیٰ کہ اگر وہ سو رہا ہے اور اس اثناء میں جو نہیں اسکی آنکھ کھلے چاہے ایک لمحہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو بس اس ایک لمحہ میں بھی اسکو اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ اسی لئے حدیث میں رات کو اچانک نیند سے بیدار ہونے کے چند لحظات میں اللہ کی یاد اور بندے کو اپنی بخشش کی فکر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر اللہ میں مشغول رہتے۔ بس جو لوگ ہمیشہ اللہ کی یاد اور اپنی بخشش کی طلب سے غافل رہتے ہیں انکو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے۔ عقل مند کے لئے اس حدیث میں بڑے پتے کی بات ہے (قال ابو طلحہ)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، الْحَمْدُ لِلَّهِ ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ
 بِسْمِ اللَّهِ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

أو دعا . استجيب . فإن توضع قبلت صلاحه .

(البخاری مع الفتح رقم الحديث : (1154) كتاب التهجيد)

☆ ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو جاگا

پھر اس نے کہا (لا إله إلا الله وحده لا شريك له ...

الخ) اس کے بعد اس نے کہا (اللهم اغفر لي) اے اللہ

مجھے بخش دے (تو اللہ تعالیٰ اسکو بخش دیں گے۔ جیسا کہ

دوسری روایات میں بخشش کے الفاظ بھی موجود ہیں) یا اس

نے کوئی دعا مانگی تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر وضو کر کے نماز

رسول اللہ ﷺ عن ابي امامة رضى الله عنه قال : دعا رسول الله ﷺ بدعاء كثير لم يحفظ منه شيئا قلنا : يا رسول الله ﷺ دعوت بدعاء كثير لم يحفظ منه شيئا قال : ألا أدلكم على ما يجمع ذلك كله تقول :

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .

(رواه الترمذی فی کتاب الدعوات رقم 3521 وقال : هذا حديث حسن)

★ ترجمہ: (حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت ساری دعائیں

15 - دس سیکنڈ کی دعا میں قرآن و حدیث کی تمام دعائیں مانگ لیجئے

جو دعائیں قرآن پاک میں وارد ہیں یا احادیث میں مذکور ہیں اور جناب نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک پر جاری ہوئی ہیں یہ تو نہایت ہی مبارک ہوتی ہیں ان کے قبول ہونے کی بہت توقع ہوتی ہے۔

ہر امتی کو لالچ ہوگا اور ہونا بھی چاہئے کہ میں حضور ﷺ والی دعائیں مانگوں۔ لیکن ہر انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب دعاؤں کو یاد نہیں رکھ سکتا۔

آئندہ حدیث میں یہی اشکال حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کو پیش آیا پھر جب نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تو آپ ﷺ نے اس طرح حل فرمایا کہ یہ ایک دعا (جو آئینہ چوکھٹے میں ہے) مانگ لیں میری سب دعائیں اسی میں آجائیں گی۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ

وَرِضًا نَفْسِهِ وَزِينَةً عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

عن جویریة رضی اللہ عنہا أن النبی ﷺ خرج من عندها بكرة حين صلى الصبح وهي في مسجدها ، ثم رجع بعد أن أضحى وهي جالسة قال : ما زلت على الحال التي فارقتك عليها ؟ قالت : نعم ، قال النبی ﷺ : لقد قلت بعدك أربع كلمات ، لو وزنت بما قلت لو زنتهن : ((سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته)) (رواه مسلم رقم : 6851 باب التسيح أول النهار وعند النوم) والترمذی أيضا .
 ☆ ترجمہ: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا (جو نبی کریم ﷺ کی بیوی اور مؤمنین کی ماں ہیں) فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب صبح کی نماز پڑھی تو میرے پاس سے صبح سویرے (گھر) سے نکلے اور میں اپنے جائے نماز میں بیٹھی

مانگتے۔ ہم ان میں سے کچھ بھی یاد نہ رکھ سکتے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بہت ساری دعائیں مانگتے ہیں ہم ان میں سے کچھ بھی یاد نہیں رکھ سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی دعا کی راہنمائی نہ کروں جو ان سب دعاؤں کو شامل ہو؟ (بس) تم اس طرح کہا کرو (یعنی دعا کر لیا کرو۔ (ترمذی)۔

16 - آدھے منٹ میں صبح سے لے کر چاشت کے وقت تک کی عبادت کا ثواب

آدھے منٹ میں آپ نیچے چوکھٹے میں دیئے گئے چار کلمات کہہ کر دن کے چوتھے حصے کی عبادت (یعنی فجر سے لیکر چاشت تک) کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ اشراق کا وقت صبح سورج بلند ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ اور چاشت کا وقت ظہر سے تقریباً گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے ہوتا ہے پڑھے جانے والے چار کلمات یہ ہیں :

عظیم ماں کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ اور فرض نمازوں کے علاوہ مزید کچھ وقت بھی اپنے رب کی یاد میں لگا کر اسکو مرنے سے پہلے پہلے راضی کر لینا چاہئے۔

استاذ محترم جناب مولانا محمد زید حفظہ اللہ نے اپنی کتاب (شانِ اعمال) میں لکھا ہے: کہ یہ چار جملے حدیث میں اپنی جامعیت کے سبب صبح سے لے کر چاشت کے وقت تک ذکر اذکار کرنے سے بھاری ہیں۔ اس غفلت اور سستی کے زمانہ میں اور مشاغل اور مصروفیت کے دور میں اگر کوئی فجر نماز کے فرض ادا کرنے کے بعد اور کچھ بھی نہ کر سکے تو کم از کم یہ چار کلمات تو ضرور ہر انسان پڑھ ہی لے۔ یہ اللہ کا فضل اور احسان ہے کہ اس نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ان مختصر کلمات کو دن کے چوتھے حصہ کے درداور وظیفے سے بھی افضل قرار دے دیا۔ اس سے محروم رہنا اللہ تعالیٰ کے احسان کی قدر شناسی نہیں۔ (ابھی)

وظیفہ پڑھ رہی تھی۔ پھر چاشت کے بعد جب دن کا چوتھا حصہ گزر گیا تو حضور ﷺ واپس تشریف لائے۔ میں اسی جگہ بیٹھی وظیفہ پڑھ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب سے میں تیرے پاس سے گیا ہوں کیا تو اسی حالت پر رہی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے بعد چار کلمات کہے ہیں اگر تیرے صبح کے سارے وظیفے اس کے ساتھ تولے جائیں (تو یہ چار کلمے ان سے) بھاری نکلیں (مسلم، ترمذی)۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نبی کریم ﷺ کی بیویوں کو مؤمنین کی مائیں قرار دیا ہے۔ مذکورہ حدیث میں فجر کی نماز کے بعد ہماری والدہ محترمہ حضرت جویریہ (رضی اللہ عنہا) کس دھن کے ساتھ اپنے اللہ کو خوش کرنے کیلئے ذکر اذکار میں مشغول ہیں۔ گھر کے کام کاج اور فرض نمازوں کی ادائیگی کے علاوہ دوسرے وظائف میں بھی وقت لگا رہی ہیں کہ کسی نہ کسی طرح رب راضی ہو جائے۔

میری ماؤ بہنوں اور بیٹیوں: جب ہماری پیاری امی (رضی اللہ عنہا) کا یہ حال ہے۔ تو اسکے بیٹے اور بیٹیوں کو بھی اپنی اس

17 - صرف چار منٹ کا عمل اور قیامت کے دن اس سے افضل کوئی نہیں

دومنٹ میں آپ ﷺ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

100 مرتبہ صبح کو۔ اور 100 مرتبہ شام کو پڑھ سکتے ہیں جو شخص ان کلمات کو صبح اور شام سو سو مرتبہ پڑھ لیا قیامت کے دن عمل میں اس سے افضل کوئی نہیں ہوگا۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ: (من قال حین یصبح وحین یمسئ (سبحان اللہ وبحمدہ) مائة مرة لم یأت أحد یوم القیامة بأفضل مما جاء به إلا أحد قال مثل ما قال أو زاد علیہ) رواہ البخاری، ورواہ مسلم برقم 4784 باب فضل التہلیل والتسمیح والدعاء۔

☆ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح اور شام سو سو

مرتبہ (سبحان اللہ وبحمدہ) کہا۔ بس قیامت کے دن اس سے افضل چیز کوئی نہیں لاسکتا جو یہ لایا۔ مگر وہ شخص جو اس جیسا عمل کرے یا اس سے بھی زیادہ عمل کرے۔ (بخاری و مسلم)

18 - جنت واجب، اور پانچ سیکنڈ میں جنت کے آٹھوں دروازے کھولنے

مسنون طریقہ پر اچھی طرح وضو کرنے کے بعد اگر آپ آئندہ چوکھٹے میں دیئے گئے کلمات ایک بار پڑھ لیں گے تو (ان شاء اللہ) ایک تو آپ کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور دوسرا آپ کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔ پھر آپ جس دروازہ سے چاہیں اس میں داخل ہو جائیں۔ یاد رہے کہ اگر یہ کلمات آپ کو زبانی یاد ہوں تو صرف پانچ سیکنڈ میں پڑھے جاسکتے ہیں۔

عن عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ قال

(قال النبي ﷺ : ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلی ركعتین مقبلاً علیهما بقلبه ووجهه إلا وجبت له الجنة) قال : فقلت : ما أجود هذه ، فإذا قائل بین یدی يقول : التي قبلها أجود ، فنظرت فإذا عمرٌ ، قال : إني قدر أيتك جنت أنفاً ، قال : (ما منكم من أحد يتوضأ فيبلغ (أو فيسبغ) الوضوء ثم يقول :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

إلا فتحت له أبواب الجنة الثمانية يدخل من أيها شاء)) • (رواه مسلم في كتاب الطهارة رقم الحديث 234) باب الذكر المستحب عقب الوضوء •

★ ترجمہ: (حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ --- جو مسلمان (مرد ہو یا عورت) خوب اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ کھڑے ہو کر خوب حضور قلب اور دھیان کے ساتھ دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

راوی کہتے ہیں میں نے (نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ بات سن کر تعجب کرتے ہوئے) کہا کہ: یہ تو نہایت ہی عمدہ بات ہے!! (کہ وضو کے بعد دو ہی رکعت دھیان کے ساتھ پڑھنے پر جنت مل رہی ہے)۔ راوی کہتے ہیں (اسی اثناء میں) اچانک میں دیکھتا ہوں کہ میرے سامنے ایک کہنے والا کہہ رہا ہے: کہ (جناب) جو بات اس سے پہلے (نبی کریم ﷺ نے) فرمائی تھی وہ اس سے بھی عمدہ اور کمال کی بات تھی۔ تو جب میں نے (کہنے والے کی طرف غور سے) دیکھا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت عمر کہنے لگے میں نے دیکھا کہ آپ (اس مجلس میں) ابھی آئی رہے ہیں۔ (پھر کہا کہ حضور ﷺ نے اس سے پہلے یہ) فرمایا: کہ جو شخص وضو میں مبالغہ کرتا ہے (یعنی مسنون طریقہ سے خوب اچھی طرح اپنے وضو کو مکمل کرتا ہے) اور پھر یہ کہتا ہے (أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمداً عبداً لله ورسوله) تو اسکے لئے جنت کے

19 - ایک منٹ میں بڑے بڑے صدقات و خیرات کے برابر ثواب

ایک یا ڈیڑھ منٹ میں ہر انسان بے شک وہ غریب ہی کیوں نہ ہو وہی اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے جو کہ امیر لوگ بڑے بڑے صدقے اور خیرات کر کے اور غلام آزاد کر کے حاصل کرتے ہیں۔۔۔۔۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد (سُبْحَانَ اللَّهِ 33 مرتبہ) (الْحَمْدُ لِلَّهِ 33 مرتبہ) اور (اللَّهُ أَكْبَرُ 33 مرتبہ) پڑھ لیا جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فقراء مہاجرین حضور ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ زیادہ مال والے (یعنی امیر لوگ) بلند درجے اور ہمیشہ ہمیشہ (یعنی جنت) کی نعمتیں (لوٹ کر) لے گئے۔ پس حضور ﷺ نے فرمایا: وہ کس طرح؟ انہوں

آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ وہ جس دروازے سے چاہے اس میں داخل ہو جائے (وضو کے بعد پڑھے جانے والے یہ الفاظ امام مسلم کی روایت میں ہیں) اور امام ترمذی کی روایت ابواب الطہارۃ حدیث نمبر 55 کے الفاظ یہ ہیں:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ
التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ

ہم نے احادیث میں مذکورہ دونوں دعائیں لکھی ہیں بس جس کو جو آسان ہو وہ یاد کر لے۔ اگر کوئی خوش نصیب دونوں حدیثوں پر عمل کرتا ہے تو نور علی نور ہے۔

(اس سلسلہ میں نہایت ہی عمدہ بحث کے لئے صفحہ نمبر 116

پر حاشیہ نمبر 18 ضرور ملاحظہ فرمائیں)۔

(ہمارے اس زمانے کے امراء کو بھی چاہئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے کے امراء کی طرح اس حدیث پر عمل کر کے (ذلک فضل اللہ یؤتہ من یشاء) کا حقیقی مصداق بنیں۔ (اسکی نہایت عمدہ بحث کیلئے صفحہ نمبر 118 پر حاشیہ نمبر 19 ضرور دیکھئے گا)

20 - دس سیکنڈ میں اہل جنت بننے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ صرف دس یا پندرہ سیکنڈ کے عمل سے اہل جنت بن سکتے ہیں بشرطیکہ آپ آئندہ چوکھٹے میں دیئے گئے کلمات کو شروع دن میں کسی وقت ایک بار اور اسی طرح رات میں کسی وقت ایک بار دل کی گہرائی اور یقین کیساتھ پڑھ لیں۔ یاد رہے کہ جن حضرات کو یہ کلمات زبانی یاد ہیں وہ ان کو 10 سیکنڈ میں بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔

دس عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :
(سید الاستغفار ان تقول :

نے عرض کیا کہ وہ ہماری طرح نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں، لیکن وہ صدقہ خیرات کر لیتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے۔ پس حضور ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے ذریعے تم اپنے سے پہلوں کو پالو، اور بعد والوں سے سبقت کر جاؤ۔ اور کوئی ایک تم سے افضل نہ ہو مگر وہ شخص جو وہی عمل کرے جو تم کرو۔ فقراء نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ (ﷺ) بتائیں، آپ نے فرمایا: ہر نماز کے بعد (33 بار سبحان اللہ) (33 بار الحمد للہ) اور (33 بار اللہ اکبر) پڑھ لیا کرو۔

حضرت ابوصالح راوی حدیث کہتے ہیں: فقراء مہاجرین پھر لوٹ کر آپ ﷺ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ (اسی بات کو) ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سن لیا اور وہ بھی یہی پڑھنے لگے جو ہم پڑھ رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ تو پھر اللہ کا فضل ہے جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم کما فی المشکاۃ باب الذکر بعد الصلاۃ)۔

★ ترجمہ: (اے اللہ تو میرا پروردگار ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا۔ اور میں تیرا بندہ ہوں۔ اور اپنی طاقت اور وعدے کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر ہوں۔ تیری پناہ پکڑتا ہوں اس برائی سے جو میں نے کی۔ تیری عطا کردہ نعمت کا اقرار کرتا ہوں۔ اور میں اپنے گناہوں کا (بھی) اقرار کرتا ہوں تو مجھے بخش دے۔ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص ان الفاظ کو یقین کے ساتھ دن میں پڑھے اور اسی دن میں شام سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ جنتی ہے۔ اور اگر رات کو (اسی طرح) یقین کے ساتھ پڑھے اور صبح سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ (بھی) جنتی ہے۔

دوستو! روزانہ صبح اور شام دس پندرہ سیکنڈ کے اس عمل سے اگر انسان کو رسول اللہ ﷺ کے وعدہ پر جنت ملتی ہے تو اس سے سستا سودا کیا ہو سکتا ہے؟ یاد رہے کہ یہ حدیث اس کتاب (بخاری) کی ہے جس کا درجہ بالاتفاق قرآن پاک کے بعد ہے

(اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى
عَهْدِكَ وَاَوْعَدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ
بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ
فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ)

قال : ومن قالها من النهار موقنا بها فمات من يومه قبل ان يمسي فهو من اهل الجنة ، ومن قالها من الليل وهو موقن بها فمات قبل ان يصبح فهو من اهل الجنة (رواه البخارى كما فى المشكاة باب الاستغفار)

★ ترجمہ : حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: استغفار کا سردار (یعنی افضل ترین استغفار) یہ ہے کہ تو (یہ) کہے :

21 - 15 سیکنڈ کا عمل اور مرتے ہی جنت

منٹ نہیں صرف پندرہ سیکنڈ میں آپ ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ سکتے ہیں۔ ہر فرض نماز ادا کرنے کے بعد آپ اگر صرف ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ لیا کریں تو ان شاء اللہ مرنے کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے جنت میں داخل فرمادیں گے۔

رسول اللہ ﷺ : (من قرء آية الكرسي دبر كل صلاة مكتوبة لم يحل بينه وبين دخول الجنة إلا الموت) . رواه النسائي في سنن الكبرى (9928) وابن السني برقم (124) وصححه الألباني في صحيح الجامع (2822) .

★ ترجمہ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (جس کسی نے (بھی) ہر فرض) نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی پس اس شخص کو جنت

میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی)۔
(یعنی اسکے جنت میں داخلے کیلئے صرف موت ہی ایک آڑ ہے۔ جو نبی اس کی موت واقع ہوگی۔ بفضلہ تعالیٰ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا)۔

امام احمد کی ایک روایت کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت الکرسی کو چوتھائی قرآن کے برابر قرار دیا ہے۔ (ابن کثیر ج 1 ص 305)۔ لہذا اگر آیت الکرسی پڑھتے وقت چوتھائی قرآن کے ثواب کی نیت بھی کر لی جائے تو مفت کا ثواب ہے۔ آیت الکرسی یہ ہے۔

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

22 - 5 سیکنڈ میں تمام گناہ بخشوایئے

آئندہ حدیث میں (چوکھے کے اندر) مذکورہ کلمات کو آپ پانچ سیکنڈ میں باآسانی ایک مرتبہ پڑھ سکتے ہیں۔ جو شخص (مرد ہو یا عورت) ان کلمات کو اذان سننے کے وقت ایک مرتبہ پڑھے گا اس کے (تمام) گناہ معاف ہو جائیں گے۔

عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ قال : من قال حين يسمع المؤذن :

وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ ، رَضِيتُ بِاللَّهِ تَعَالَى رَبًّا
وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا

غفر الله عز وجل ذنوبه (آخر جہ مسلم رقم : 386)
وإصحاب السنن أيضاً .

★ ترجمہ: (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤذن کی آواز سن کر جس نے یہ کلمات کہے (وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، رَضِيتُ بِاللَّهِ تَعَالَى رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا) اللہ رب العزت اسکے (تمام) گناہ معاف فرمادیں گے۔ (رواہ مسلم)۔

23 - واہ جی واہ !

(2 بار) الحمد للہ کہنے سے رب راضی

مسلمانو! اللہ کریم کی شانِ رحیمی اور اسکی وسعتِ رحمت کا آپ اندازہ نہیں کر سکتے۔ دیکھئے! وہ تو آپ کے (2) ہی مرتبہ (الْحَمْدُ لِلَّهِ) کہنے سے راضی ہو جاتا ہے۔ پہلے تو آپ اپنی پسندیدہ مرغوب اور پیشکش ڈش کھا کر اپنی بھوک مٹائیے۔ اور پھر آخر میں بس ایک بار (الحمد للہ)

الشربة فيحمدہ علیہا). (رواه مسلم رقم 6868).
 ★ ترجمہ : (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندے سے (صرف اتنی سی بات پر) راضی ہو جاتا ہے کہ وہ کھانا کھائے اور پھر اس پر (اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے) (الحمد للہ) کہے۔ اور پانی پئے اور پھر اس پر (اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے) (الحمد للہ) کہے) (رواه مسلم)۔
 مذکورہ حدیث اللہ تعالیٰ کے ہاں (الحمد لله) کے کلمہ کی عظمت اور اس کی محبوبیت کا پتہ دیتی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ (سبحان اللہ) نصف میزان ہے۔ اور (الحمد للہ) (تو اس) میزان کو بھر ہی دیتا ہے۔ اور (اللہ اکبر) تو زمین اور آسمان کی درمیانی فضا کو بھر دیتا ہے (ترمذی حدیث نمبر 3519) وقال: هذا حديث حسن۔

کہہ دیں۔ اور پھر ٹھنڈا پیٹھا اور رنگد ارمن پسند مشروب پی کر اپنی پیاس بجھائیے۔ اور پھر آخر میں ایک بار (الحمد للہ) کہہ دیں بس ایک دو سیکنڈ میں آپ سے آپ کا رب راضی ہو جائیگا۔

اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دو بار (الحمد للہ) کہنے سے راضی ہو جائے تو کتنا سستا سودا ہے یا رو! کہ سوا دیکھی اور ثواب بھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضا وہ چیز ہے جو تمام نعمائے دنیوی اور اخروی سے بڑھ کر ہے اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ورضوان من الله أكبر ذلك هو الفوز العظيم﴾ (التوبة: 72) کہ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی (جنت کی تمام تر نعمتوں سے بڑی ہے) (اور) یہی ہے بڑی کامیابی۔
 رزقنا الله وسائر المسلمين هذه الكرامة العظيمة الباهرة آمين۔

دلیل عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ : (إن الله ليرضى عن العبد أن يأكل الأكلة فيحمدہ علیہا ، أو يشرب

24 - ایک بار تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے پر جنت

دوستو! آپ اپنے کسی بھی کام کو جارہے ہوں۔ اور راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانے پر اگر ایک دو منٹ کے اس عمل سے آپ کو جنت مل جاتی ہے تو یہ کتنا سستا سودا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: (بینما رجل یمشی بطریق وجد غصن شوک علی الطریق ، فأخره ، فشکر اللہ له ، فغفر له) .
(رواہ مسلم فی کتاب البر والصلة رقم الحدیث : 6612) .

☆ ترجمہ : (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے راستے میں چلتے چلتے ایک کانٹے دار ٹہنی کو پایا۔ (اور) پھر اسکو راستے سے ہٹا دیا (تاکہ کسی کو تکلیف نہ دے) بس اللہ تعالیٰ

نے اس آدمی کے اس عمل کی قدر دانی یہ فرمائی (کہ اتنے سے عمل پر) اسکو بخش دیا۔ (رواہ مسلم)۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ راستے میں ایک شخص درخت کی (ایک تکلیف دہ) ٹہنی کے پاس سے گزرا اور کہا: اللہ کی قسم میں ضرور بالضرور درخت کی اس ٹہنی کو راستے سے ہٹاؤں گا تاکہ وہ (راستے میں چلنے والے) مسلمانوں کو تکلیف نہ دے۔ بس اتنی سی بات پر اسکو جنت میں داخل کر دیا گیا۔ (مسلم حدیث نمبر 6613)۔

کسی بھی مسلم (یا غیر مسلم) کی معمولی سی تکلیف کو دور کرنے کا اللہ تعالیٰ کے ہاں جب یہ اجر و ثواب ہے تو اندازہ فرمائیں کہ اسکو کسی بڑی تکلیف سے نکالنے کا کیا اجر و ثواب ہوگا۔ جب معمولی تکلیف دور کرنے پر یہ اجر ہے تو معمولی تکلیف پہنچانے پر سخت پکڑ بھی ہو سکتی ہے۔ اپنے نوکروں کو خانخواہ نکالیف اور سزا دینے والے حضرات خواتین اس حدیث میں خوب غور کر لیں۔

ملاقات کے وقت مسلمان کو سلام کرتے ہوئے مصافحہ کرنے میں دو چار سیکنڈ ہی تو لگتے ہیں۔ مسلمان کا اس قدر معمولی سا عمل بھی اللہ کے ہاں غیر معمولی حیثیت رکھتا ہے۔ سلام کہنے اور مصافحہ کرنے سے ایک تو مسلمان کی مسلمان کے ساتھ محبت بڑھتی اور کینہ دور ہوتا ہے۔ دوسرا وہ دونوں حضرات مصافحہ کر کے ابھی جدا بھی نہیں ہو پاتے کہ ان کی بخشش کر دی جاتی ہے (سبحان اللہ کیا شان ہے مسلمان کے مصافحہ کی)۔

○ (1) : عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ : (ما من مسلمین يلتقيان فيتصافحان إلا غفر لهما قبل أن يتفرقا). (رواه أحمد والترمذی وابن ماجه كما في المشكاة باب المصافحة والمعانقة) قال الترمذی : هذا حديث حسن غريب .

★ (1) ترجمہ: (حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ

سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ دو مسلمان جب آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں۔ تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کو بخشش دیا جاتا ہے۔ (ترمذی)

○ (2) : وفي رواية لابن السني عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ قال : (إذا التقى المسلمان ، فتصافحا ، وحمدا الله ، واستغفرا ، غفر الله عز وجل لهما). (عمل اليوم والليلة لابن السني رقم الحديث : 193) . (اس حدیث کی مزید تخریج کے لئے صفحہ نمبر 122 کا حاشیہ نمبر 25 دیکھئے)۔

★ ترجمہ (2) : اور ابن السنی کی روایت میں ہے (کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو مسلمان جب آپس میں ملتے اور مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور دونوں (اللہ سے) استغفار کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو بخش دیتے ہیں۔ (ابن السنی)۔

26 - سجدے سے سر اٹھانے سے پہلے بہشت

بہت سے حضرات کو ہم دیکھتے ہیں کہ جب وہ نماز میں داخل ہوتے ہوئے امام کو سجدہ کی حالت میں پاتے ہیں تو امام کے ساتھ اس سجدہ میں شریک نہیں ہوتے بلکہ اس انتظار میں کھڑے رہتے ہیں کہ امام سجدہ سے سر اٹھائے تو اسکے ساتھ نماز میں شریک ہوں۔ گویا کہ امام کے ساتھ سجدہ کرنے سے انکی کمر ٹوٹنے لگتی ہے۔ حالانکہ انسان کا یہ سجدہ بھی اس ذات کے لئے ہے جسکو زمین و آسمان کی ہر چیز حتیٰ کہ سورج چاند ستارے اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں۔

میرے دوستو! تمہیں کیا معلوم کہ سجدہ کیا ہے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ سجدہ ایک ایسی عظیم چیز ہے جو صرف اور صرف رب عظیم ہی کے ساتھ خاص ہے۔ اور نماز میں دوسرے

فرائض کے علاوہ سجدہ بھی فرض اور ضروری ہے۔ قرآن کریم میں سجدہ بول کر نماز مراد لینا اسکی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ دلیل کے لئے دیکھئے سورت ق آیت نمبر 40۔ اور سورت انسان آیت نمبر 26۔ اور سورت العلق آیت نمبر 19۔ اور سورۃ النحل آیت نمبر 97-98 وغیرہ۔

یہ بات بھی سجدہ کی عظمت پر دلالت کرتی ہے کہ قرآن پاک میں سجدہ کے نام سے ایک سورت اتاری گئی۔ اسی طرح سجدہ کی آیات پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ کرنا واجب قرار دینا سجدے کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ اور قرآن میں 11 سے 15 جگہ پر سجدہ واجب قرار دیا گیا۔ اور حدیث کی کوئی کتاب سجدہ کے ابواب سے خالی نہیں جس میں سجدہ کی فضیلت اور اسکی عظمت بیان نہ کی گئی ہو۔ اس کے علاوہ تمام کتب حدیث میں مقتدی کو امام کے ساتھ اس سجدہ میں شریک ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

بخاری شریف میں (باب ما ادرکتہم فصلوا) میں حدیث ہے کہ تمہیں امام کے ساتھ جو طے (رکوع یا سجدہ وغیرہ) وہی تم پڑھو (یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جاؤ)۔

آدمی امام کو سجدہ کی حالت میں پائے تو کیا کرے؟ امام ابو داؤد نے یہ عنوان باندھ کر حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کی طرف آؤ اور ہم سجدہ کی حالت میں ہوں تو تم بھی سجدہ کرو اور اس سجدہ کو رکعت شمار نہ کرو۔ (ہاں) جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی)۔

میرے بھائی آپ کا نماز میں لگ جانا نماز میں نہ لگنے سے بہتر ہے۔ اور جب آپ سجدہ کریں گے تو (اللہ اکبر) ہی تو بولیں گے۔ اور پھر سجدہ میں اللہ کی تسبیح ہی تو کریں گے یا کوئی دعا ہی تو کریں گے۔

(اللہ اکبر) وہ چیز ہے کہ اس کا ایک ہی مرتبہ کہنا اس میزان الہی کو بھردیتا ہے جو مشرق اور مغرب سے بڑا ہے۔

اور اسی طرح سجدہ میں آپ کا (سبحان ربی الاعلیٰ) کہنا زمین آسمان کے درمیانی فضا کو ثواب سے بھر دیتا ہے۔ جیسا کہ یہ مضمون احادیث میں آیا ہے۔

اور شاید آپ امام کے ساتھ سجدہ میں سر ڈال کر کہیں (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي) کہ اے میرے اللہ مجھے بخش دیجئے۔ اور عین ممکن ہے کہ یہ دعا کی قبولیت کی گھڑی ہو اور آپ کے سجدہ سے سراٹھانے سے پہلے ہی آپ کی بخشش ہو جائے۔ اور اسکے علاوہ بھی جو دعائیں قبول ہو جائے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مبارک نے اسی چیز کو اختیار کیا ہے (یعنی کہ مقتدی امام کے ساتھ سجدہ کرے) اور انہوں نے بعض اہل علم سے یہ بات نقل کی ہے کہ شاید سجدہ کرنے والے کے سجدہ سے سراٹھانے سے پہلے ہی اسکی بخشش کر دی جائے۔ اتمی۔

سجدے میں بہشت

اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: (جب آدم کا (مومن) بیٹا سجدے کی آیت پڑھتا ہے۔ پھر (پڑھنے اور سننے والا) سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا ایک طرف ہو کر کہتا ہے ہائے میری ہلاکت، تباہی اور بربادی! آدم کے بیٹے کو سجدے کا حکم دیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا۔ بس اس کے لئے بہشت ہے اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا میں نے نافرمانی کی بس میرے لئے آگ ہے) (صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث نمبر 133)۔

ابلیس نے تو اللہ کے حکم کی نافرمانی اور تکبر کرتے ہوئے سجدہ سے انکار کیا اور مردود قرار پایا۔ بس انسان کو چاہئے کہ وہ اس سجدہ کے وقت شیطان کی مشابہت اور اس کی بات ماننے سے بچے۔ اس لئے کہ شیطان ہر نیکی اور سجدہ کرنے سے روکتا ہے۔ بلکہ انسان کو چاہئے کہ وہ سجدہ کو

غنیمت جان کر اللہ کا قرب حاصل کرے۔ اسی کو حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ تفسیر عثمانی میں لکھا ہے (جہاں چاہو شوق سے اللہ کی عبادت کرو۔ اور اسکی بارگاہ میں سجدے کر کے بیش از بیش قرب حاصل کرتے رہو۔ حدیث میں آیا ہے کہ بندہ سب حالتوں سے زیادہ سجدہ میں اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہوتا ہے) اتھی۔

اور نیکی خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اسکی قدر کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سورت الزلزال میں فرماتے ہیں (جو ذرہ برابر نیکی کرے گا اسکو دیکھے گا)۔

لہذا حضرت حسن فرماتے ہیں (وودت انسی لعلم ان اللہ قبل لی سجدة واحدة) میرا جی چاہتا ہے کہ مجھے معلوم ہو جائے کہ اللہ نے میرا ایک سجدہ قبول کر لیا ہے (بس میرے لئے یہی کافی ہے) (کافی النسخ ۵/۳)۔

❶ عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن رسول الله ﷺ قال: (من صلى عليّ واحدة صلى الله عليه عشرا) . (رواه مسلم رقم 911 وأبو داود رقم 1530 والترمذی رقم: 485 والنسائی رقم: 1295) .

★ ترجمہ: (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا)۔ (مسلم ، ابو داود ، ترمذی ، نسائی)۔

امام شوکانی نے (تحفۃ الذاکرین ص ۳۴) میں لکھا ہے کہ امام احمد اور امام نسائی کی روایت میں یہ ہے: (جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔ تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا۔ اور دس گناہ (بھی) معاف کرے گا۔ اور دس درجات بلند کرے گا)۔

اور امام نسائی ، طبرانی ، اور بزار کی ایک روایت میں یہ

27 - ایک منٹ میں اللہ تعالیٰ کی 500 رحمتوں کا نزول

ایک منٹ میں آپ اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا یہ کلمہ یعنی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تقریباً 50 مرتبہ کہہ سکتے ہیں، اس کے عوض اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی طرف سے نقد (500) رحمتیں نازل فرمائیں گے۔ اس لئے کہ ایک مرتبہ صلاۃ و سلام پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ (10) رحمتیں نازل فرماتے ہیں اس طرح:

ایک منٹ پر ایک دن میں 500 رحمتیں۔
ایک ماہ میں $30 \times 500 = 15000$ رحمتیں۔
ایک سال میں $12 \times 15000 = 180,000$ رحمتیں۔
20 سال میں $20 \times 180,000 = 36,000,000$ رحمتیں۔

اضافہ ہے کہ (دس نیکیاں بھی) (اس کے نامہ اعمال میں) لکھی جائیں گی) اتھی۔

مذکورہ احادیث کے مطابق (ان شاء اللہ) بیس سال میں (36 و 00 و 000) گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ اور اتنی ہی نیکیاں آپ کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی۔ اور قیامت کے دن اتنے ہی درجات بلند ہونگے۔

افضل ترین عبادت

تفسیر قرطبی 14/151 میں آیت ﴿إِن اللّٰهُ وَمَلَائِكَتُهُ يَمْلِكُونَ عَلٰى النَّبِيِّ﴾ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ سہل بن عبد اللہ تسری فرماتے ہیں کہ صلاۃ و سلام تمام عبادتوں سے افضل عبادت ہے۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ پر صلاۃ و سلام بھیجنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں نے لے رکھی ہے اور اسی چیز کا حکم مؤمنین کو بھی دیا ہے (کہ تم بھی نبی کریم ﷺ پر کثرت سے صلاۃ و سلام بھیجا کرو) اور

دوسری عبادتیں (نماز روزہ حج زکاۃ وغیرہ) ایسے نہیں ہیں (کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں نے ان کے کرنے کی ذمہ داری لی ہو۔ لہذا صلاۃ و سلام ہی کو یہ فضیلت حاصل ہے اس لئے یہ تمام عبادات سے افضل ہے)۔

علامہ سخاوی رحمہ اللہ نے قول البدیع صفحہ 144 میں لکھا ہے کہ اگر آپ صلاۃ و سلام کو اپنا عظیم (مشغلہ اور) عبادت بنا لیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے دنیا اور آخرت کے تمام غموں کی کفایت کر دیں گے۔ اتھی۔

بندہ عرض کرتا ہے کہ یہی مضمون حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ کسی نے (نبی کریم ﷺ) سے کہا کہ (اب تو) سارا وقت میں نے آپ پر صلاۃ و سلام کے لئے وقف کر دیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پھر تو آپ کے (دنیاوی) غموں کی کفایت ہو جائے گی اور آپ کے گناہ بھی معاف ہو جائیں (آخر جہ الترمذی والحاکم وقال الترمذی: حسن صحیح وقال

الحاکم: صحیح کما فی تحفة الذاکرین للشوکانی ص 38)۔

سابقہ احادیث کی تخریج اور انکا حاشیہ

● (حاشیہ نمبر 5) وذكره النهی فی المیزان 1/668 فی ترجمه خلیل بن مرة ، و ازهر بن عبدالله قال الحافظ فی التقریب : صدوق تكلموا فيه للنصب ، وجزم البخاری بأنه ابن سعید انتهى • وقال النهی فی المیزان 1/173 : تابعی حسن الحديث لكنه ناصبی ، ینال من علی رضی الله عنه انتهى •

● (حاشیہ نمبر 8) ورواه الترمذی وصححه والنسائی إلا أنهما قالوا : (وتحط) بغير ألف قبل الواو • قال البرقانی فی كتابه : ورواه شعبة وأبو عوانه ويحيى القطن عن موسى السدی رواه مسلم من جهته فقالوا : (ويحط) بغير ألف [أو] والله اعلم • (ينظر لذلك المتجر الرابع للدمياتی رحمه الله تعالى ، رقم الحديث 1250) ..

امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور امام نسائی نے بھی اسے روایت کیا ہے اور دونوں نے یہ کہا ہے کہ (او تحط) کی جگہ (وتحط) ہے (جسکے معنی ہیں کہ ہزار نیکی لکھی جائے گے اور ہزار گناہ مٹا دیے جائیں گے)۔ اور علامہ برقانی اپنی کتاب میں کہتے ہیں کہ وہ حدیث جو مسلم نے شعبیہ، ابو عوانہ اور یحییٰ القطن عن موسیٰ سے روایت کی ہے اس حدیث کو سب نے (او تحط) کی بجائے (وتحط) ہی سے نقل کیا ہے واللہ اعلم۔

بس آخر میں ہم اپنے پیارے نبی پر لاتعداد صلوات و سلام پیش کرنے کے ساتھ ہی اس کتابچے کی تخریر سے فارغ ہوتے

ہیں۔ ونقول فی الأخير كما قال أحدہم :

سلام من الرحمن نحو جنابہ لأن سلامی لا یلیق ببابہ

اللهم صل علی علی محمد وعلی آل محمد كما صلیت علی

إبراهیم وعلی آل إبراهیم إنک حمید مجید.

اللهم بارک علی محمد وعلی آل محمد كما بارکت علی

إبراهیم وعلی آل إبراهیم إنک حمید مجید) .

Abo Talha Muhammad Younus

Madina Munawwara

P.O.Box : 1101 - K.S.A

Tel : 00966-4-8380537-8368382

Fax : 00966-4-8383426

● (حاشیہ نمبر 12)۔ وَاخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ رَقْمَ 3429 فِي الدَّعَوَاتِ وَابْنُ مَاجَةَ رَقْمَ 2235 فِي التِّجَارَاتِ وَاحْمَدُ فِي مُسْنَدِهِ كَمَا فِي الْفَتْحِ الرَّحْمَانِيِّ 256/4 وَالدَّارِمِيُّ فِي سُنَنِهِ رَقْمَ 2695، قَالَ الْمُنْذَرِيُّ فِي التَّرْغِيبِ وَالتَّرْهِيْبِ: 531/1 بَعْدَمَا عَزَى الْحَدِيثَ لِلتِّرْمِذِيِّ: قَالَ الْمَمْلِيُّ: وَإِسْنَادُهُ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ، رَوَاهُ ثِقَاتٌ أَثْبَاتٌ، وَفِي أَزْهَرِ بَنِ سَنَانٍ خِلَافٌ، وَقَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: أَرَجُوْهُ لَآ بَأْسَ بِهِ •

وَاخْرَجَهُ الْحَاكِمُ أَيْضًا مِنْ رِوَايَةِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْفِظٍ: (مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَبَاعَ فِيهَا وَاشْتَرَى فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَحْيَى وَيَمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَعَا غَنَى أَلْفَ أَلْفِ سِنَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ) قَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلِيُّ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ أَنْتَهَى وَاقْرَأَهُ الذَّهَبِيُّ يَنْظُرُ هَامِشَ عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةَ لِابْنِ السَّنِيِّ رَقْمَ الْحَدِيثِ 182 صَفْحَةَ 121 طَبْعَ بَيْرُوتِ.

● (حاشیہ نمبر 13) رواه أبو داود بسند حسن، وأخرجه ابن حبان في (صحيحه) قاله الألباني كما في المشكاة باب فضل الأذان وإجابة المؤذن رقم الحديث: 173، وقال صاحب المتعجب الرابع ص 44: رواه أبو داود والنسائي وابن حبان •
حاشیہ نمبر 13: غلوس دل کے ساتھ آذان کے وقت مؤذن والے کلمات کہنے پر جنت میں داخلے کی تائید مسلم شریف کی اس روایت سے بھی

ہوتی ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (رواہ مسلم فی صحیحہ کما فی المشكاة باب فضل الأذان).

● (حاشیہ نمبر 14): فتح الباری میں حافظ ابن حجر نے ذکر کیا ہے کہ ابن بطال رحمہ اللہ فرماتے ہیں ----- کہ جس شخص کو یہ حدیث پہنچے اسکو چاہئے کہ وہ اس کو غنیمت جانتے ہو اس پر عمل کرے اور اپنی رب سے اس کے قبول ہونے کا یقین رکھے۔

حافظ ابن حجر نے اس کے بعد لکھا ہے: (فائدہ) ابو عبد اللہ فربری جنہوں نے امام بخاری سے بخاری شریف نقل کی وہ کہتے ہیں کہ: میں نے (اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے) یہی ذکر رات کو جاتے ہوئے اپنی زبان پر جاری کیا، اسکے بعد میں سو گیا تو ایک شخص (خواب میں) آیا اس نے (میرے سامنے قرآن کی یہ آیت پڑھی ﴿وَهْدُوا إِلَيَّ الطَّيِّبَ مِنَ الْقَوْلِ وَهْدُوا إِلَيَّ صِرَاطَ الْحَمِيدِ﴾ (انج: 24)۔ جس کا معنی ہے) اور راہ پائی انہوں نے سحری بات کی۔ اور پائی تعریفوں والے (رب) کی راہ (فتح الباری 1/50)۔

سبحان اللہ! حدیث پر عمل کرنے والے کو خواب میں کیا ہی اچھی خوشخبری ملی کہ اسکو بتایا جا رہا ہے کہ آپ اللہ کے بتائے ہوئے پسندیدہ اور سحر سے راستے پر چل رہے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ آیت کریمہ ان آیات میں سے آخری آیت ہے جن میں اہل جنت کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ اور ان میں جنتیوں کے انعام و اکرام کا ذکر ہے۔ جس دن سے ہم نے اس حدیث کو پڑھا اس دن سے اس پر اللہ تعالیٰ نے عمل کی توفیق بخشی (والمحمد لله على ذلك)

ہذا عطاؤنا (یہ تو ہماری عطا ہے)

● (حاشیہ نمبر 18) یہ قصہ بالکل انہیں دنوں کا ہے جب میں مذکورہ حدیث شریف لکھ رہا تھا۔ وہ اس طرح کہ ایک دن بندہ اپنی ڈیوٹی اور نماز ظہر سے فراغت کے بعد کچھ تاخیر کے ساتھ گھر پہنچا۔ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھونے اور کلی کرنے کے لئے ہاتھ روم گیا۔ کلی کرتے کرتے بغیر قصد کے وضو شروع ہو گیا۔ جب چہرہ دھو کر سر کا مسح کرنے لگا تو خیال آیا کہ یہ تو وضو خود ہی مکمل ہو رہا ہے اور اب تو دو رکعت نماز بھی (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اتباع میں) پڑھنی ہوگی طبیعت میں کچھ بوجھ سا محسوس ہوا، اس وجہ سے کہ وقت کم ہے اور ابھی قیلولہ بھی کرنا ہے۔ اور پھر عصر کے بعد ڈیوٹی پر بھی جانا ہے۔ نیند پوری نہ ہوئی تو طبیعت ڈیوٹی میں بوجھل رہے گی۔

ابھی یہ بات سوچ ہی رہا تھا کہ وضو مکمل ہونے سے پہلے ذہن میں قرآن پاک کے یہ الفاظ آ گئے ﴿ہذا عطاؤنا﴾ یہ تو ہماری عطا ہے (جسکو چاہیں دے دیں) ﴿فما منن او امسک بغیر حساب﴾ اب تو احسان کر۔ یا رکھ چھوڑ اپنے پاس۔ کچھ حساب نہ ہوگا (سورت مس: 10)

اور اسکے بعد یہ آیت بھی ذہن میں آئی: ﴿کلانمذہولاء وھولاء من عطاء ربک وما کان عطاء ربک محظوراً﴾ (سورت بنی اسرائیل: 20) یعنی حق تعالیٰ اپنی حکمت اور مصلحت کے موافق بعض طالبین دنیا کو دنیا اور بعض طالب آخرت کو آخرت عطا فرماتا ہے۔

اسکی عطا میں کوئی مانع و مزاحم نہیں ہو سکتا (از تفسیر عثمانی)

قرآن کریم کے یہ الفاظ ذہن میں آتے ہی دل پھول کی طرح کھل گیا اور اس سے یہ خاموش آواز آئی کہ واقعی یہ تو عطاء ربانی اور اسکی طرف سے دی جانے والی توفیق ہے، اے ابوطلحہ! اسکی قدر کرو۔ پھر یہ مذکورہ حدیث پر عمل کر کے وضو کی دعا پڑھنے پر جنت کے آٹھوں دروازے کھلنے۔ اور پھر جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہونے۔ اور اسکے علاوہ دو رکعت نماز پڑھنے پر جنت کے واجب ہونے کا جب اجر و ثواب یاد آیا تو (ہذا عطاؤنا) یہ ہماری عطا ہے کا مفہوم سمجھ میں آیا کہ حق تعالیٰ مجھ پر مہربان ہو چکے ہیں اور مجھ ناکارہ سے اس حدیث پر باوجود مشقت اور تھکان کے عمل کروانا چاہتے ہیں۔ پھر جب آخر میں یہ حدیث یاد آئی کہ (جنت کو مشقت والے کاموں کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا ہے) تو میں نے بڑی خوشی کے ساتھ اس عطاء ربانی کو قبول کیا۔ اور وضو کے بعد مذکورہ دعا پڑھی۔ اور اسکے بعد دو رکعت نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا اس عطا پر شکر ادا کیا۔ دما توفیق الالبانہ۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی سنت کیا تھی؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز فجر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے بلال مجھے یہ تو بتلاؤ کہ اسلام میں تمہارے نزدیک سب سے زیادہ بڑی امید

(پسندیدہ) عمل کونسا ہے جو تم کرتے ہو؟ بے شک میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جو توں کی آہٹ سنی ہے؟

حضرت بلال نے عرض کیا: کہ سب سے زیادہ پر امید (یا پسندیدہ) عمل جو میں کیا کرتا ہوں وہ یہ کہ دن یارات کے کسی بھی حصہ میں جب میں وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے میں مقدر میں لکھی ہوئی (نفل) نماز پڑھتا ہوں۔ (رواہ البخاری فی کتاب التہجد باب فضل الطہور باللیل والنہار وفضل الصلاة بعد الوضوء باللیل والنہار)۔

اور دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: (یا بلال ہم سبقتی الی الجنة؟) اے بلال کس بنا پر تم جنت کی طرف میرے سے (بھی) سبقت لے گئے؟ (ذکرہ الحافظ فی الفتح ج 3 صفحہ 42)۔

بس جو شخص اس حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے دن یارات کے کسی بھی حصے میں وضو کر کے حسب استطاعت نفل نماز ادا کریگا حق تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ ایسے شخص کو سابقہ احادیث میں مذکورہ وعدہ کے مطابق جنت میں داخل کر دیگا۔ کیا ہی سستا سودا ہے کہ مسلمان کو دو ہی رکعت پر جنت کی بشارتیں مل رہی ہیں۔ ﴿فہل من مذکر﴾ کیا ہے کوئی نصیحت پکانے والا؟

● (حاشیہ نمبر 19) یاد رہے کہ یہ وہی تسبیحات ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت تلقین فرمائی تھیں جب وہ اپنے گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام کا مطالبہ کرنے کے لئے تشریف لائی تھیں اور

فرمایا تھا کہ میں تم دونوں (میاں بیوی) کو ایک ایسی چیز نہ دوں جو تمہارے لئے غلام سے بہتر ہے؟ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رات کو سونے لگو تو (34) مرتبہ (اللہ اکبر) اور (33) مرتبہ (سبحان اللہ) اور (33) مرتبہ (الحمد للہ) پڑھ لیا کرو۔ (رواہ مسلم رقم: 6853 باب التسیبج اول النہار وعند النوم)۔

اور یہ وہی تسبیحات ہیں جن کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب سے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تسبیحات سیں ہیں اس وقت سے میں نے ان کو پڑھنا نہیں چھوڑا۔ کسی نے کہا کہ (حضرت) کیا آپ نے جنگ صفین کی رات بھی ان کو نہیں چھوڑا تھا؟ تو فرمایا کہ: (ولا لیلۃ صفین) (ہاں میں نے) جنگ صفین کی رات بھی ان کو نہیں چھوڑا۔ (بلکہ جنگ کی اس مشکل ترین رات میں بھی ان تسبیحات کو پڑھا ہے)۔ (رواہ مسلم رقم: 6855)۔

● نوٹ: صفین کی رات سے مراد وہ رات ہے جس میں حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان (37 ہجری میں) صفین کے مقام پر رات کے وقت جنگ ہوئی تھی۔ اور صفین عراق اور شام کے درمیان ایک مشہور شہر ہے۔ دونوں فریق کئی مہینے اسی مقام پر جنگ کی غرض سے ٹھہرے رہے۔ اس دوران فریقین کی آپس میں کئی جھڑپیں ہوتی رہیں۔ مگر رات کے وقت صرف ایک ہی ایسی زبردست قسم کی جھڑپ ہوئی کہ رات کی

انقطاعاً ، وقال فى حديث أبى الدرداء إن أحمد أخرجه بإسناد حسن ، وقال الهيثمى فى حديث أبى الدرداء : إسناده حسن الخ اورطبرانی کی روایت میں ہے کہ اگر ایک آدمی کی جھولی میں درہم ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو، اور ایک دوسرا آدمی (اسکے پاس) ذکر کر رہا ہو تو اللہ کا ذکر کرنے والا درہم تقسیم کرنے والے سے بہتر ہے۔ (امام شوکانی تحفۃ الذاکرین ص 17) میں کہتے ہیں کہ منذری نے اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے

بس جن لوگوں کے دلوں میں اللہ کی یاد اور اسکے ذکر کی اہمیت اور قدر ہے انکو یہ تحفہ قبول کر لینا چاہئے۔ خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمہ اللہ نے اللہ کی یاد کے متعلق یوں ہی تو نہیں فرمایا تھا کہ:

اب تو چھوڑے سے بھی نہ چھوٹے ذکر ترا اے میرے خدا
حلق سے نکلے سانس کے بدلے ذکر ترا اے میرے خدا
اور فرمایا:

یاد میں تیری سبکو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھربار لٹا دوں خانہ دل آباد رہے
سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے ترے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرداؤں تجھ سے فقط فریاد رہے

اس جھڑپ میں فریقین میں سے ہزاروں لوگ قتل ہوئے۔ صبح کو حضرت علی اور ان کے ساتھیوں کی فتح کے آثار نمایاں تھے۔ ادھر حضرت معاویہ اور ان کے ساتھیوں نے (ہاتھوں میں) قرآن اٹھائے۔ اسکے بعد فریقین نے اپنے اپنے شہر واپسی پر اتفاق کر لیا۔ (ذکرہ الحافظ فی الفتح 11/127)۔

ذاکرین کے لئے ایک انمول تحفہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین علموں کے بارے میں خبردار نہ کروں جو بہت ہی پاکیزہ ہیں تمہارے بادشاہ کے نزدیک۔ اور درجات کے لحاظ سے بھی بہت بلند ہیں۔ (بلکہ) سونے اور چاندی کے خرچ کرنے سے بھی (کہیں زیادہ) بہتر ہیں۔ اور جہاد فی سبیل اللہ سے (بھی) بہتر ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا آپ (ضرور) اس چیز کی ہمیں خبر دیجئے۔ تو جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (وہ) اللہ کا ذکر ہے۔ (رواہ مالک و احمد و الترمذی و ابن ماجہ الا ان مالک وقف علی ابی الدرداء رضی اللہ عنہ) کما فی المشکاۃ باب ذکر اللہ عزوجل والتقرب الیہ۔ وقال الشوکانی فی تحفۃ الذاکرین ص 13 : وصححه الحاکم فی المستدرک وغیرہ ، وأخرجه أحمد ایضاً من حدیث معاذ ، قال المنذری بإسناد جيد إلا أن فیہ

3
9
28
28
29
30
31
32
34
35
36
39
42
44
46
48
51
54
56

مقدمہ

انسان کی ۶۳ سالہ زندگی کا تجزیہ

چند نصیحت آموز باتیں

فرمان الہی ہے ذرا غور کریں

کیا ایسا شخص بد بخت نہیں؟

..... مگر یہ ممکن نہیں

یہ پیاری بیویاں اور لاڈلے بیٹے

دو چیزوں کا ذکر ایک سے افضل ہے

ذرا سنبھلے درندہ چمھے کچل کے رکھ دے گی

وقت کا ضائع کرنا موت سے زیادہ خطرناک ہے

(۱) ایک رات (30 ہزار 215) راتوں سے بہتر

(۲) ایک منٹ میں ۴ قرآن پڑھنے کا ثواب

(۳) ایک منٹ میں (۷۳۲۰) نیکیاں

(۴) دو سیکنڈ کے عمل سے کروڑوں نیکیاں

(۵) دس سیکنڈ میں چالیس ہزار نیکیاں

(۶) صرف ۴ منٹ کا عمل اور آج اس آدمی سے افضل کوئی نہیں مگرہ...

(۷) دو تین منٹ میں سورج کا ثواب

(۸) ایک منٹ میں ایک ہزار نیکی اور ایک ہزار گناہ معاف:

(۹) دو تین منٹ میں (۳۶۰۰) نیکیاں

اب تو رہے بس تادمِ آخرو و زباں اے میرے الہ

محمد رسول اللہ

لا الہ الا اللہ

● (حاشیہ نمبر 25) وفی ہامش عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی

ص 127 : (اخرجہ ابو داؤد رقم 5211 فی الأدب (باب فی

المصافحۃ) و اخرجہ ابو داؤد الطیالسی کما فی (منحۃ المعبود

لترتیب مسند لطيالسی ابی داؤد) ۳۶۳/۱، والترمدی رقم 2727،

وابن ماجہ رقم : 3703، واحمد فی مسندہ : 4 / 289، طریق ابی

اسحاق عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہما بلفظ : (ما من مسلمین

یلتقیان ، فیتصافحان إلا غفر اللہ لہما قبل أن یتفرقا) قال ابو عیسی

: هذا حدیث حسن غریب ، من حدیث ابی اسحاق عن البراء انتہی)

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون

وسلام علی المرسلین

والحمد للہ رب العالمین



بغیر کئے نیکیاں

قال رسول الله ﷺ (من دل علی خیر ، فله مثل
أجر فاعله ، أو قال : عامله) (رواه مسلم و ابو داود ،

ورواه الترمذی برقم 2808 ج 7)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا : جس نے (کسی دوسرے
کو) نیکی کی طرف بلایا، اسکو نیکی کرنے والے کے برابر اجر
ملے گا) (مسلم، ابو داود، ترمذی)۔

دوستو! یہ ایک ایسی بات ہے جو محنت کے اعتبار سے
نہایت ہی معمولی اور اجر و ثواب کے اعتبار سے ان تمام اعمال
سے افضل ہے جو ہم نے اس کتابچے میں بیان کئے۔ بس اگر
آپ خود ان اعمال کے کرنے سے عاجز ہیں تو کم از کم اپنے
دس دوست احباب یا رشتہ داروں کو ان اعمال کے کرنے کی
دعوت دیجئے۔ اور اگر آپ اس سے بھی عاجز ہیں تو پھر خود یا
کسی اہل خیر حضرات کو اس کتابچے کے لوجہ اللہ چھپا کر تقسیم

کرنے کی ترغیب دیجئے۔ اس طرح کرنے پر بغیر کسی کمی کے
آپ کو بھی وہی ثواب ملے گا جو ان اعمال پر عمل کرنے والے
کو ملتا ہے اگرچہ آپ کچھ بھی نہ کریں۔

اسی کو نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: (جو کسی کو بھلائی (خیر)
کی طرف بلاتا ہے اسکو اتنا ہی ثواب ہوگا جتنا کہ اس کی بات
کو ماننے والے (یعنی عمل کرنے) والے کو ہوتا ہے۔ اور ان
سب کے ثواب میں ذرا برابر (بھی) کمی نہیں کی جائے گی۔
اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلاتا ہے، تو اس کی اتباع کرنے
والے کو جتنا گناہ ہوگا، برائی کی طرف بلانے والے کو بھی اتنا
ہے گناہ ہوگا اور اس میں (بھی) کوئی کمی نہیں کی جائے گی)
(رواہ مسلم فی کتاب العلم رقم الحدیث ۳۶۷۷، الترمذی رقم ۲۸۱۳ ج ۷)۔

لہذا اہل خیر سے گزارش ہے کہ وہ اس کتابچے کو زیادہ
سے زیادہ چھپوا کر تقسیم کریں اور ان میں مذکورہ اعمال پر عمل
کرنے والوں کے برابر گھر بیٹھے اجر و ثواب حاصل کریں
(ومن اللہ التوفیق)۔ (اس سلسلہ میں مؤلف سے رابطہ کریں)